THU.17.Sept.2026
VOLUME: 21 NO: 218
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

بروز جمعرات 17 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 218
04 ربیع الثانی 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN
JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مکہ کی فضائی حدود میں داخل ہوا حوثی ڈرون

حوثیوں نے مکہ پر حملے سے کیا انکار، سعودی ایف-15 جنگی طیارہ مار گرانے کا کیا دعویٰ

ریاض: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): سعودی عرب اور یمن کے حوثی باغیوں کے درمیان جاری جنگ نے ایک نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ حوثی باغیوں کی جانب سے مسلمانوں کے مقدس ترین شہر مکہ کے قریب ڈرون حملے کی کوشش کی گئی۔ بتایا جارہا ہے کہ پہلی مرتبہ کوئی ڈرون مکہ کے انتہائی قریب پہنچا ہے۔ سعودی حکام کے مطابق ڈرون کو فوری طور پر مار گرایا گیا اور اس واقعے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ ڈرون حملے کی کوشش کے بعد مقامی انتظامیہ نے علاقے میں الرٹ جاری کر دیا۔ سعودی سول ڈیفنس نے ڈرون حملے کی کوشش کے بعد بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ خطرے کے پیش نظر مکہ شہر میں وارننگ جاری کی گئی ہے۔ لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ جاری کردہ تمام ہدایات پر عمل کریں اور پرسکون رہیں۔ کسی حملے کی صورت میں شہریوں کو قریبی محفوظ مقام پر منتقل ہونے اور خطرہ ٹلنے تک باہر نہ نکلنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انتظامیہ نے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے گھروں یا عمارتوں سے باہر نہ آئیں۔ یمن میں حوثی باغیوں نے سعودی حمایت یافتہ فورسز کے خلاف لڑائی کی ایک ویڈیو بھی جاری کی ہے، اس کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ حالیہ جھڑپوں میں تقریباً 500 افراد کے مارے جانے کی خبر ہے۔ اس کے علاوہ 3 سے 9 ستمبر کے درمیان 43 بچوں کے ہلاک یا زخمی ہونے کی بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ تنازع بڑھنے کے بعد یمن میں تقریباً 94 ہزار افراد اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو چکے ہیں، جب کہ 2 ہزار سے زائد افراد سمندری راستے سے جبوتی پہنچے ہیں۔ باب المندب آبنائے میں بحری جہاز رانی کے لیے بھی خطرہ بڑھ گیا ہے، جس سے علاقائی اور بین الاقوامی تجارت متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ بڑھتی ہوئی تشدد کی صورتحال کے درمیان یمن کے ایک بار پھر طویل خانہ جنگی کی طرف لوٹنے کا اندیشہ بھی گہرا ہوتا جارہا ہے۔ دوسری جانب یمن کے حوثی باغیوں نے اس بات کی واضح تردید کی ہے کہ وہ مکہ یا کسی بھی اسلامی مقدس مقام کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مقدس مقامات کو خطرہ پہنچانے کا دعویٰ مکمل طور پر غلط ہے۔ حوثی باغیوں کے سیاسی بیورو کے رکن حازم الاسد نے ایکس پر کہا کہ مکہ کو نشانہ بنانے کا دعویٰ ''ایک گھسا پٹا جھوٹ'' ہے، جس کا پہلے بھی استعمال کیا جاچکا ہے۔ یمن میں حوثیوں اور 'آرگنائزیشن آف اسلامک کو-آپریشن' (او آئی سی) کے مابین جنگ تیز ہوگئی ہے۔ حوثیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوج نے یمن کے مارب گورنریٹ کے آسمان میں سعودی عرب کا ایف-15 فائٹر جیٹ مار گرایا ہے۔ حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ سریع نے کہا کہ یہ جنگی طیارہ ان کے خلاف چل رہے فوجی آپریشن کے دوران حملے کے لیے آیا تھا۔ یحییٰ سریع کے مطابق ایف-15 یمن کے مارب گورنریٹ علاقے میں حوثیوں کے خلاف ہوائی کارروائی کر رہا تھا۔ اسی دوران حوثی فوج نے طیارے کو نشانہ بنایا۔ حوثیوں کا دعویٰ ہے کہ طیارے کو ہوا میں مار کرنے والی میزائل سے مار گرایا گیا۔ ایف-15 طیارہ سعودی عرب نے امریکہ سے خریدا تھا۔ الجزیرہ نے حوثی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ یہ جنگی طیارہ مارب کے شمال مغرب میں واقع جبل ہیلان کے قریب گرایا گیا۔ حالانکہ او آئی سی کی جانب سے حوثیوں کے اس دعوے پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اس لیے فی الحال سعودی جنگی طیارے کو مار گرائے جانے کے دعوے کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ حوثیوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ طیارہ گرائے جانے کے بعد اس کے ملبے کی تلاش میں پہنچنے والے مزید 2 سعودی ایف-15 جنگی طیاروں کو بھی ان کے جنگجوؤں نے نشانہ بنایا۔ حوثی ترجمان نے کہا کہ ان دونوں طیاروں کے ساتھ بھی ان کی فورسز کی جھڑپ ہوئی۔ حوثی فوج کے ترجمان نے گزشتہ ایک ہفتے کے دوران سعودی قیادت والے اتحاد کی جانب سے کیے گئے فضائی حملوں کا بھی دعویٰ کیا۔ یحییٰ سریع کے مطابق اس دوران سعودی جنگی طیاروں نے یمن کے مختلف علاقوں میں 450 سے زیادہ فضائی حملے کیے۔ ان حملوں میں تعز، حج، الجوف، حجہ، مارب، صعدہ اور البیضاء کو نشانہ بنائے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ حوثی ترجمان نے کہا کہ ان فضائی حملوں میں عام شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ حوثیوں نے کہا ہے کہ وہ یمن کی فضائی حدود اور ان کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے کارروائی جاری رکھیں گے۔ یحییٰ سریع نے کہا ہے کہ ان کی فوج کسی بھی قسم کے حملے یا فضائی حدود کی خلاف ورزیوں کا مقابلہ کریں گے۔ یمن اور او آئی سی کے درمیان زمینی اور فضائی جنگ کا سلسلہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ حوثیوں کے بڑھتے حملوں کے بعد سعودی عرب بھی فوجی کارروائی تیز کر رہا ہے۔ اب ایف-15 جنگی طیارہ گرائے جانے کا یہ دعویٰ فریقین کے مابین بڑھتی فوجی کارروائی کی عکاسی کرتا ہے۔

صدفیصد ٹیرف کی دھمکی پر بھارت کا دوٹوک پیغام

توانائی پالیسی پر نہیں بدلے گا مؤقف

دہلی: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): روس سے خام تیل خریدنے والے ممالک پر امریکہ کی جانب سے 100 فیصد تک اضافی ٹیرف عائد کرنے کی مجوزہ تجویز کے درمیان بھارت نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت اپنی توانائی کی ضروریات اور عام شہریوں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتا ہے اور مستقبل میں بھی اسی بنیاد پر اپنی پالیسی طے کرے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ امریکی دباؤ کے باوجود روس سے تیل خریدنے کے معاملے میں بھارت اپنی پالیسی تبدیل کرنے کے کوئی اشارے نہیں دے رہا۔ امریکہ میں روس اور ایران کے خلاف مجوزہ نئے قانون پر کارروائی آگے بڑھ رہی ہے۔ امریکی سینیٹ اسے 86-11 کی بھاری اکثریت سے منظور کر چکی ہے۔ اب بل ایوانِ نمائندگان میں پیش کیا جارہا ہے، جہاں 17 ستمبر کو اس پر ووٹنگ متوقع ہے۔ اگر یہ بل قانون بن جاتا ہے تو روس سے بڑی مقدار میں تیل خریدنے والے ممالک پر 100 فیصد تک اضافی ٹیرف عائد کرنے کی شق نافذ ہوسکتی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے منگل کو کہا کہ بھارت اپنی توانائی کی ضروریات سے متعلق فیصلے ملک کے 140 کروڑ عوام کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتا آیا ہے۔ ان کے بیان سے اشارہ ملتا ہے کہ مستقبل میں بھی بھارت اسی پالیسی پر قائم رہ سکتا ہے۔ بھارتی سرکاری ذرائع کا بھی کہنا ہے کہ حکومت پورے معاملے پر نظر رکھے ہوئے ہے، تاہم فی الحال روس سے تیل خریدنے کی پالیسی میں تبدیلی کے کوئی اشارے نہیں ہیں۔ بھارت کے لیے روس سے حاصل ہونے والا خام تیل توانائی کی ضروریات اور درآمدی لاگت کے اعتبار سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ دریں اثنا، کچھ امریکی ارکان پارلیمنٹ نے مجوزہ قانون میں تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روس سے تیل خریدنے والے اہم ممالک کے نام قانون میں واضح طور پر درج کیے جائیں۔ اس فہرست میں بھارت اور چین کے علاوہ ترکی، آذربائیجان، ہنگری، سلوواکیہ، متحدہ عرب امارات، سنگاپور، قازقستان اور کرغیزستان جیسے ممالک کے نام شامل کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اب سب کی نظریں امریکی ایوانِ نمائندگان میں ہونے والی ووٹنگ پر ہیں۔ اس کے بعد ہی واضح ہوگا کہ مجوزہ ٹیرف کی حتمی شکل کیا ہوگی اور بھارت پر اس کا براہِ راست کتنا اثر پڑ سکتا ہے۔

بحری تصادم پر ہندوستان نے پاکستانی ناظم الامور کو طلب کیا

نئی دہلی: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): بھارت نے بدھ کو نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کے ناظم الامور کو وزارت خارجہ طلب کرکے بحیرۂ عرب میں بھارتی بحریہ کے ایک جہاز سے پاکستانی بحری یونٹ کی ٹکر کے واقعے پر سخت احتجاج درج کرایا۔ بھارتی وزارت خارجہ (MEA) کے مطابق پاکستان کے ناظم الامور کو وزارت خارجہ طلب کیا گیا اور سمندر میں پاکستانی بحری یونٹس کے ''ناقابل قبول اور غیر پیشہ ورانہ طرز عمل'' پر بھارت کا سخت احتجاج ان تک پہنچایا گیا، جس کے نتیجے میں بھارتی بحریہ کے ایک یونٹ سے ٹکر ہوئی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ واقعہ بین الاقوامی سمندری حدود میں پیش آیا اور اس میں کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا۔ تاہم، بھارت کے مطابق پاکستانی بحری جہاز کا طرز عمل اپریل 1991 میں بھارت اور پاکستان کے درمیان فوجی مشقوں، نقل و حرکت اور فوجیوں کی نقل و حرکت سے متعلق پیشگی اطلاع کے معاہدے کے آرٹیکل 10 کی ''براہِ راست خلاف ورزی'' ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے پاکستانی ناظم الامور سے کہا کہ وہ پاکستان کے متعلقہ حکام تک یہ بات پہنچائیں کہ تمام فوجی یونٹس سمندر میں مناسب احتیاط برتیں اور دونوں ممالک کے درمیان متعلقہ معاہدوں کی دفعات کا احترام کریں، تاکہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔ وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ اسلام آباد میں تعینات بھارتی ناظم الامور کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پاکستان کی وزارت خارجہ کے سامنے اسی معاملے پر احتجاج درج کرائیں۔ ذرائع کے مطابق یہ واقعہ 15 ستمبر کی شام شمالی بحیرۂ عرب میں اس وقت پیش آیا جب پاکستان نیوی کا ایک بحری جہاز معمول کی نگرانی کی کارروائی میں مصروف بھارتی بحریہ کے ایک فرنٹ لائن جنگی جہاز کے قریب پہنچا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستانی بحری جہاز تیز رفتاری سے بھارتی جہاز کے قریب آیا اور مبینہ طور پر ''غیر پیشہ ورانہ اور غیر محفوظ انداز'' میں نقل و حرکت کی، جس کے نتیجے میں دونوں جہازوں کے درمیان تصادم ہوگیا۔ ذرائع کے مطابق واقعے میں کسی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔

شہزاد بھٹی نیٹ ورک کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا گیا

نئی دہلی: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): مرکزی حکومت نے بدھ کے روز پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی حمایت یافتہ شاہزاد بھٹی نیٹ ورک (SBN) کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1967 کے تحت دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا۔ حکومت نے الزام لگایا ہے کہ یہ نیٹ ورک نوجوانوں کو انتہا پسندی کی طرف راغب کرنے، ملک مخالف سرگرمیوں کے لیے وسائل جمع کرنے اور پرتشدد کارروائیوں کے ذریعے دہشت گردی کو فروغ دینے میں ملوث رہا ہے۔ وزارت داخلہ نے ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے یو اے پی اے کی پہلی فہرست میں شاہزاد بھٹی نیٹ ورک کو دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں 46ویں نمبر پر شامل کیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق، شاہزاد بھٹی نیٹ ورک کا مقصد نوجوانوں اور مقامی جرائم پیشہ افراد کو ورغلا کر سرحد پار سے ہتھیار، دھماکہ خیز مواد اور منشیات کی اسمگلنگ میں استعمال کرنا ہے۔ حکومت کے مطابق، اس کی دہشت گردانہ سرگرمیاں ملک کے جمہوری نظام، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور داخلی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کرتی ہیں۔ مرکزی حکومت نے کہا ہے کہ مختلف ریاستوں اور علاقوں میں ایس بی این سے وابستہ افراد کے خلاف غیر قانونی اور دہشت گردانہ سرگرمیوں میں مبینہ ملوث ہونے کے سلسلے میں کئی فوجداری مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ ان مقدمات میں بھارتیہ نیائے سنہتا 2023، آرمز ایکٹ 1959، یو اے پی اے 1967، ایکسپلوسیو سبسٹنسز ایکٹ 1908، ایکسپلوسوز ایکٹ 1884، انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ 2000، دہلی پریونشن آف ڈیفیسمنٹ آف پراپرٹی ایکٹ 2007، آفیشل سیکریٹس ایکٹ 1923 اور امیگریشن اینڈ فارنرز ایکٹ 2025 سمیت مختلف قوانین کی دفعات لگائی گئی ہیں۔ نوٹیفکیشن میں مزید الزام لگایا گیا ہے کہ ایس بی این مختلف قسم کے لالچ دے کر نوجوانوں کو انتہا پسند بنا رہا تھا اور انہیں ملک مخالف سرگرمیوں کے لیے تیار کرتا تھا۔ اس کے علاوہ دیگر ممنوعہ تنظیموں اور نامزد اداروں کے ساتھ مل کر وسائل جمع کرنے کا بھی الزام ہے۔ حکومت کے مطابق، یہ نیٹ ورک پرتشدد کارروائیوں کے ذریعے دہشت گردی کو فروغ دیتا اور عوامی نظم و نسق میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ ڈیجیٹل مواصلاتی پلیٹ فارموں کے ذریعے اشتعال انگیز پیغامات بھی پھیلاتا ہے۔ نوٹیفکیشن میں مرکزی حکومت کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ''شاہزاد بھٹی نیٹ ورک دہشت گردی میں ملوث ہے اور ہندوستان میں دہشت گردی کی مختلف کارروائیوں میں حصہ لے چکا ہے۔'' یہ کارروائی تقریباً ایک ماہ قبل 14 ریاستوں میں کی گئی ایک مربوط کارروائی کے بعد ہوئی ہے۔ وزارت داخلہ کے مطابق، یوم آزادی سے قبل ایس بی این کے خلاف کی گئی اس کارروائی کا مقصد دہشت گردی کے خلاف حکومت کی 'زیرو ٹالرنس' پالیسی کے تحت اس نیٹ ورک کو ختم کرنا اور ممکنہ تخریبی حملوں کو روکنا تھا۔

یو پی آئی چارج کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا

ایم ڈی آر کے خلاف عرضی دائر

دہلی: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): سپریم کورٹ میں یو پی آئی چارج کے خلاف ایک عرضی دائر کی گئی ہے۔ اس عرضی میں مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ کی جانب سے 14 اور 15 ستمبر کو جاری کیے گئے ان گزٹ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، جن میں 2000 روپے سے زیادہ کے کمرشل یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ عرضی وکیل انجن دتہ نے اس بنیاد پر دائر کی ہے کہ حال ہی میں اعلان کیے گئے چارج کا اثر بالآخر عام شہریوں پر پڑے گا۔ یہ عرضی مرکزی حکومت، آر بی آئی، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یو پی آئی کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ عرضی گزار نے دلیل دی کہ اگرچہ ان چارجز کو معمولی اور یو پی آئی پلیٹ فارم کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری بتایا جارہا ہے، لیکن فیس براہ راست پلیٹ فارم یا تاجر پر عائد کی جائے تب بھی اس کا اثر عام لوگوں پر پڑ سکتا ہے۔ عرضی گزار نے یہ بھی کہا کہ یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے سے نقد ادائیگی کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس سے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ عرضی میں مرکزی حکومت، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) سے وابستہ اداروں کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی گزار نے سپریم کورٹ سے وزارت خزانہ کی جانب سے جاری دونوں نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ملک میں 15 اکتوبر سے ڈیجیٹل پیمنٹ سے متعلق ایک بڑی تبدیلی ہونے جارہی ہے۔ نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے منگل (15 ستمبر) کو اعلان کیا کہ 15 اکتوبر سے حکومت چنندہ پرسن ٹو مرچنٹ (پی2ایم) یو پی آئی لین دین پر مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) نافذ کرے گی۔ اس پالیسی کے تحت تاجروں کو 2000 روپے سے زیادہ کے لین دین پر 0.4 فیصد فیس ادا کرنی ہوگی، جبکہ 75000 روپے یا اس سے زیادہ کی ادائیگی پر 300 روپے کی حد مقرر کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ نیا ضابطہ ہندوستان کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم کڑی ہے۔ غیر ملکی سرزمین پر اپنی شناخت بنا رہی یو پی آئی کے لیے یہ ضروری ہوگیا تھا کہ وہ مالی طور پر خودکفیل بنے۔ اس نئے نظام سے یو پی آئی نہ صرف زیادہ محفوظ ہوگا بلکہ سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے نئی ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری بھی کر سکے گا۔

اسپتالوں کو کینسر کی مشتبہ جعلی دوائیں فراہم کرنے کا الزام، ایک شخص گرفتار

بنگلور: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): بنگلورو میں ایک شخص کم قیمتوں پر ایکسپائر اور جعلی دوائیں اسپتالوں کو فروخت کر رہا تھا۔ اس نے ۹۰ سے زائد اسپتالوں کو کینسر جیسے امراض کی جعلی دوائیں فروخت کی ہیں، فی الحال اسے گرفتار کرلیا گیا ہے، مزید تفتیش جاری ہے۔ ۱۴ر ستمبر کو بنگلورو میں کرپا ہیلتھ کیئر کے مالک ویریش کمار جین کو ایک ایسے مبینہ جعلی ادویات کے ریکیٹ میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا، جس کے تحت ۹۰ر سے زائد اسپتالوں اور کلینکس کو کینسر اور دیگر اہم مشتبہ جعلی دوائیں سپلائی کی جارہی تھیں۔ یہ پورا معاملہ اس وقت سامنے آیا جب حکام نے ۱۸ر اگست کو بڈادی میں ایک ٹھکانے پر چھاپہ مار کر تقریباً ۹۱ء۴ر کروڑ روپے مالیت کی مشتبہ جعلی ادویات کے ساتھ ساتھ جعلی لیبل، بل اور دیگر آلات ضبط کئے تھے۔ تحقیقات کاروں کا الزام ہے کہ کم قیمت یا ایکسپائر ہو چکی ادویات کو دوبارہ پیک کر کے نامور فارماسیوٹیکل برانڈز کے لیبلز لگا کر فروخت کیا جارہا تھا اور رپورٹس کے مطابق ان پر ۵۰ر فیصد تک کی چھوٹ بھی دی جارہی تھی۔ تفتیش کے دوران میڈیکل ریپریزنٹیٹوز کے ساتھ مشتبہ تعلقات ہونے کا بھی انکشاف ہوا ہے جبکہ اس معاملے کا ایک اہم ملزم پرشانت فی الحال فرار ہے جس کی تلاش جاری ہے۔ دریں اثناء حکام ایک وسیع تر بین الریاستی نیٹ ورک کی جانچ کرتے ہوئے ادویات کے نمونوں اور سپلائی ریکارڈز کی پڑتال کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں تفتیش کا سلسلہ جاری ہے اور انتظامیہ ان تمام اسپتالوں کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے جہاں یہ مشتبہ جعلی دوائیں بھیجی گئی ہیں۔

نوئیڈا میں کسانوں کا احتجاج تیسرے روز بھی جاری، تینوں اتھارٹیز کے باہر ڈٹے ہزاروں کسان

نوئیڈا: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): نوئیڈا، گریٹر نوئیڈا اور یمنا اتھارٹی کے باہر کسانوں کا اپنی مختلف مطالبات کو لے کر جاری دھرنا بدھ کو تیسرے روز بھی جاری رہا۔ ہزاروں کسان تینوں اتھارٹیز کے دفاتر کے باہر خیمے لگا کر ڈٹے ہوئے ہیں۔ کسانوں نے واضح کیا ہے کہ جب تک ان کے اہم مطالبات پر ٹھوس فیصلہ نہیں کیا جاتا، احتجاج جاری رہے گا۔ کسانوں کے اہم مطالبات میں زمین کے حصول کے بدلے 10 فیصد ترقی یافتہ پلاٹ دیے جانے کا مطالبہ شامل ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے ان کی زمینیں حاصل کی گئیں، لیکن اس کے بدلے ملنے والے فوائد، معاوضے اور باز آبادکاری سے متعلق کئی معاملات اب بھی حل طلب ہیں۔ کسان طویل عرصے سے 10 فیصد ترقی یافتہ پلاٹ دینے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے آبادی کے نپٹارے اور لیز بیک سے متعلق زیر التوا معاملات کو فوری طور پر حل کرنے کی بھی مانگ کی ہے۔ کسانوں کا دعویٰ ہے کہ بڑی تعداد میں ایسے معاملات طویل عرصے سے اتھارٹیز کی سطح پر زیر التوا ہیں، جس کی وجہ سے متاثرہ خاندانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ زیر التوا معاملات کے نپٹارے کے عمل میں تیزی لائی جائے۔ کسانوں نے 7.64 فیصد اضافی معاوضے کی ادائیگی کا مطالبہ بھی اٹھایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ زمین کے حصول کے وقت طے کیے گئے معاوضے اور موجودہ حالات کے درمیان کافی فرق ہے۔ ایسے میں متاثرہ کسانوں کو اضافی معاوضہ دیا جانا چاہیے تاکہ انہیں اپنی زمین کا مناسب مالی فائدہ مل سکے۔ احتجاج کر رہے کسانوں نے اپنے بچوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے زمین دینے والے کسان خاندانوں کی معاشی صورتحال اور مستقبل کو بھی پالیسی میں شامل کیا جانا چاہیے۔ کسانوں کے بچوں کو مقامی سطح پر روزگار فراہم کرنے کی مانگ کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ کسانوں نے سرکل ریٹ میں اضافہ نہ ہونے کا مسئلہ بھی اٹھایا ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ تقریباً 12 برس سے سرکل ریٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا، جبکہ اس دوران زمین کی مارکیٹ ویلیو میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ کسانوں کا مطالبہ ہے کہ زمین کے حصول سے متعلق معاملات میں موجودہ اور مناسب مارکیٹ ریٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے معاوضے کا تعین کیا جائے۔ تینوں اتھارٹیز کے باہر جاری دھرنے میں کسان خیمے لگا کر مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ کسانوں نے کہا ہے کہ مطالبات کا مستقل حل ہونے تک تحریک جاری رہے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے مطالبات پر قائم ہیں اور فیصلہ ہونے تک احتجاج ختم نہیں کریں گے۔

جنتر منتر تشدد: سپریم کورٹ نے کمیٹی بدلنے سے انکار کیا

نئی دہلی: ۱۶ر ستمبر (ایجنسی): سپریم کورٹ نے دہلی کے جنتر منتر پر جولائی میں ہوئے کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے طلبہ احتجاج کے دوران تشدد کی جانچ کے لیے قائم اعلیٰ اختیاراتی تحقیقاتی کمیٹی (HPEC) کی تشکیل نو کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے کہا کہ کمیٹی نے ابھی حال ہی میں اپنا کام شروع کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ کمیٹی کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات اس مرحلے پر قیاس آرائیوں پر مبنی اور قبل از وقت ہیں۔ بنچ نے اپنے حالیہ حکم میں کہا، ''ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ HPEC پر اس انداز میں سوالات اٹھائے گئے ہیں جو قبل از وقت اور عجلت پر مبنی ہے۔'' بنچ نے واضح کیا کہ کمیٹی کا مقصد منصفانہ، شفاف اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کے ذریعے عدالت کی مدد کرنا ہے، نہ کہ کسی ایک فریق کے مفادات کی حمایت کرنا۔ عدالت نے کہا، ''سب کو یہ سمجھنا ہوگا کہ HPEC اس عدالت کی مدد کے لیے اعلیٰ ترین معیار کی منصفانہ اور شفاف تحقیقات اور غیر جانب دارانہ طریقہ کار کے ساتھ قائم کی گئی ہے۔ HPEC ہمارے سامنے موجود کسی ایک فریق کے مفاد کی نمائندگی کے لیے نہیں بنائی گئی ہے۔'' پانچ رکنی کمیٹی 18 اگست کو سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس آر سبھاش ریڈی کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی۔ کمیٹی جنتر منتر اور دیگر مقامات پر مظاہرین کے خلاف پولیس کی مبینہ ضرورت سے زیادہ طاقت کے استعمال کے ساتھ ساتھ سیکیورٹی اہلکاروں کے خلاف مبینہ تشدد کے الزامات کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ HPEC کو اپنی تحقیقات کی رپورٹ براہ راست سپریم کورٹ میں پیش کرنی ہے اور اسے عدالت کی نگرانی میں کام کرنا ہے۔ اپنے تازہ حکم میں سپریم کورٹ نے کمیٹی کی تحقیقات کا دائرہ کار اور طریقہ کار بھی طے کیا۔ عدالت نے HPEC کو ہدایت دی کہ وہ ابتدائی طور پر پیلٹ گنوں کے استعمال، نشانہ بنا کر تشدد، خواتین مظاہرین کو ہراساں کرنے اور کسی بھی فریق کی جانب سے ضرورت سے زیادہ تشدد اور املاک کو نقصان پہنچانے کے الزامات کی جانچ کرے۔ بنچ

ڈاکٹر ذیشان آرتھوپیڈیک ہاسپیٹل
آرتھوپیڈیک جوائنٹ ریپلیس مینٹ سرجن
مدینہ ہارڈویر کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ۔
ڈاکٹر ذیشان مشتاق علی
M.B.B.S., M.S.(Ortho) کنسلٹنٹ آرتھوپیڈک سرجن
Orthopaedic & Joint Replacement Surgeon
Fracture
Joint Pain
Spine
Arthritis
Trauma Care
ہماری خصوصیات:
* گھٹنے اور کولہے کے جوڑ کی تبدیلی (Knee and Hip Joint Replacement)
* پیچیدہ فریکچر کا علاج (Complex Fracture Treatment)
* دوربین کے ذریعے سرجری (Arthroscopy Surgery)
* ہڈیوں، جوڑوں اور عضلاتی بیماریوں کا علاج (Treatment of bone, joint, and muscle diseases)
* ہڈیوں کے انفیکشن اور رسولیوں کا علاج (Treatment of bone infections and tumors)
* گٹھیا (Arthritis) * گردن کا درد، اسپونڈیلوسس (Neck Pain, Spondylosis)
* کمر درد (سائیٹیکا)، ریڑھ کی ہڈی کے فریکچر، سلپ ڈسک Back Pain, Spine Fracture, Slip Disc)
* بچوں کی ہڈیوں کی بیماریوں کا علاج (Treatment of pediatric bone diseases)
او پی ڈی کا وقت OPD
صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک
شام 8 بجے سے رات 11 بجے تک
7406807844

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ورقِ تازہ

17 Sept. 2026 — اداریہ

پہلے دانہ ڈالا اب پھندہ

کاروباری دنیا کا ایک بہت پرانا اور آزمودہ اصول ہے کہ جب کسی نئی چیز کی عادت ڈالنی ہو تو اسے مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ ابتداء میں عوام کو پرکشش سہولیات دی جاتی ہیں تاکہ وہ اپنے پرانے طریقوں کو چھوڑ دیں۔ جب لوگ اس نئی سہولت کے مکمل طور پر عادی ہو جاتے ہیں اور ان کے لیے اس کے بغیر گزارہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے، تو پھر خاموشی سے اس کی قیمت وصول کرنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ڈیجیٹل ادائیگیوں کے ساتھ بالکل یہی حکمت عملی اپنائی گئی ہے۔ جیب میں نقد رقم رکھنے اور ریزگاری سنبھالنے کی پرانی عادت کو ختم کر کے موبائل فون سے اسکین کرنے کا طریقہ متعارف کرایا گیا۔ یہ طریقہ اس قدر آسان اور پرکشش تھا کہ گلی محلے کی چھوٹی دکان سے لے کر بڑے شاپنگ مالز تک، ہر کسی نے اسے خوشی سے اپنا لیا۔ آج حالت یہ ہے کہ لوگ اپنا بٹوہ گھر بھول سکتے ہیں، مگر موبائل کے بغیر خریداری کا تصور بھی نہیں کرتے۔ اب اس ڈیجیٹل نظام کو چلانے والے اداروں نے اس مفت سہولت کی قیمت وصول کرنے کی حتمی تیاری کر لی ہے۔ ایک طویل عرصے سے جس فیس کو مکمل طور پر زیرو رکھا گیا تھا، جسے عرفِ عام میں مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) کہا جاتا ہے، اب اس کی واپسی ہو رہی ہے۔ یہ بظاہر ایک معمولی سا فیصلہ لگ رہا ہے، لیکن اس سے بازار میں روزمرہ کی خریداری کا پورا نقشہ بدل کر رہ جائے گا۔ حکومت کی جانب سے عوام کو مسلسل یہ دلاسہ دیا جا رہا ہے کہ ان پر براہ راست کوئی نیا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ ایک دوست کا دوسرے دوست کو پیسے بھیجنا، یا کسی رشتے دار کو رقم منتقل کرنا پہلے کی طرح بالکل مفت رہے گا۔ ادائیگی کرنے والی بڑی ایپس کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ عام صارف سے کسی قسم کی پوشیدہ فیس یا سروس چارجز وصول نہیں کر سکتیں۔ اصل تبدیلی اس وقت آئے گی جب کوئی گاہک کسی دکاندار سے سامان خریدے گا۔ نئے اصولوں کے تحت، ایک خاص حد سے بڑی مالیت کی خریداری پر اب دکانداروں کو اپنی جیب سے کچھ رقم بطور فیس بینکوں اور ادائیگی ایپس کو دینا ہوگی۔ بڑے کاروباروں کو تسلی دینے کے لیے اس فیس کی ایک آخری حد بھی مقرر کر دی گئی ہے تاکہ ان پر بہت زیادہ بوجھ نہ پڑے، لیکن فیس کا نفاذ اب ایک حقیقت بن چکا ہے۔ عوام کے غصے سے بچنے کے لیے کچھ انتہائی ضروری خدمات کو اس فیصد والی کٹوتی سے الگ رکھا گیا ہے۔ اگر آپ پٹرول پمپ پر ایندھن بھرواتے ہیں، ریلوے کا ٹکٹ لیتے ہیں یا انشورنس کی قسط جمع کراتے ہیں، تو ان بڑی ادائیگیوں پر ایک چھوٹی سی طے شدہ رقم (محض پانچ روپے) فیس کے طور پر کاٹی جائے گی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عام آدمی اپنی روزمرہ کی بنیادی ضروریات کے لیے اس نظام کا استعمال ترک نہ کرے۔ یہاں معاشیات کا ایک بہت سیدھا سا اصول سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی دکاندار یا تاجر اپنے کاروبار میں ہونے والا اضافی خرچ اپنی جیب سے ادا نہیں کرتا۔ جب دکاندار کے منافع میں سے یہ نئی فیس کٹنا شروع ہوگی، تو وہ اپنا نقصان پورا کرنے کے لیے سامان کی قیمتیں بڑھا دے گا۔ یوں جو فیس حکومت دکاندار سے لے رہی ہے، وہ گھوم پھر کر اسی عام گاہک کی جیب سے نکلے گی، بس اسے اس کٹوتی کا فوری احساس نہیں ہوگا۔

اس نئی فیس کے حق میں یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ اتنے بڑے ڈیجیٹل نظام کو چلانا کوئی آسان کام نہیں۔ روزانہ کروڑوں لوگوں کے لین دین کو محفوظ رکھنا، چوبیس گھنٹے کمپیوٹر سرورز کو آن رکھنا اور ہیکرز سے بچاؤ کا انتظام کرنے پر اربوں روپے کا خرچ آتا ہے۔ بینک اور ٹیکنالوجی کمپنیاں کافی عرصے سے یہ مانگ کر رہی تھیں کہ اس نظام کو چلانے کا خرچ اب اسی نظام کے اندر سے نکالا جانا چاہیے۔ اس معاشی فیصلے نے اب ایک سیاسی رنگ بھی اختیار کر لیا ہے۔ اپوزیشن رہنماؤں نے اس اقدام پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے غیر ملکی کمپنیوں کے دباؤ کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ سیاسی میدان میں یہ سوال شدت سے اٹھایا جا رہا ہے کہ ایک ایسا نظام جو بغیر کسی فیس کے بہترین چل رہا تھا، اسے اچانک بین الاقوامی ادائیگی کمپنیوں کو خوش کرنے کے لیے کیوں بدلا جا رہا ہے؟ اگر ان نئے اصولوں کے اعداد و شمار پر غور کیا جائے تو ایک بہت ہوشیار حکمت عملی نظر آتی ہے۔ عام طور پر بڑی مالیت کے لین دین تعداد میں کم ہوتے ہیں، لیکن کل رقم کا سب سے بڑا حصہ انہی بڑی ادائیگیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ فیس کا نشانہ بہت سوچ سمجھ کر اس جگہ لگایا گیا ہے جہاں سے سب سے زیادہ منافع کمایا جا سکتا ہے۔ قانون میں کی جانے والی حالیہ تبدیلیوں نے عوام اور ماہرین کے ذہنوں میں کئی نئے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ سرکاری اعلان میں چھوٹی ادائیگیوں کو توفی الحال فیس سے بچا لیا گیا ہے، لیکن بڑی رقوم پر فیس کا راستہ قانون کے ذریعے کھول دیا گیا ہے۔ اس طرح مستقبل میں مزید تبدیلیوں کے لیے ایک کھلا دروازہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج جو حد مقرر کی گئی ہے، کل کو اسے مزید کم کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ جب قانون میں مفت لین دین کی ضمانت ہی ختم کر دی گئی ہے، تو آنے والے وقت میں اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ روزمرہ کے چھوٹے لین دین پر بھی فیس نہیں لگائی جائے گی؟ یہ بات باعثِ فخر ہے کہ ہمارے ملک نے بہت تیزی سے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اپنایا اور دنیا کے سامنے ایک کامیاب مثال پیش کی۔ لیکن جب ملکی پالیسیوں پر غیر ملکی کمپنیوں کے اثر و رسوخ کی باتیں ہونے لگیں، تو اس سے معاشی آزادی کے تصور کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ معاشی فیصلے صرف اور صرف عوام کی بھلائی کو سامنے رکھ کر ہونے چاہئیں۔ ان تمام تبدیلیوں کا لب لباب یہ ہے کہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کا وہ سنہرا دور اب ختم ہو رہا ہے جہاں سب کچھ بالکل مفت تھا۔ اب ہر اسکین اور ہر آن لائن رسید کے پیچھے ایک چھپی ہوئی قیمت ہوگی۔ عام آدمی کو اب اس خاموش اور ان دیکھی مہنگائی کا بوجھ اٹھانے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔ جدید ٹیکنالوجی یقیناً وقت کی اہم ضرورت اور ترقی کی علامت ہے، لیکن جب یہ عام آدمی پر خاموش ٹیکس کا روپ دھار لے تو اس پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ آنے والے دنوں میں ہماری ڈیجیٹل معیشت کی کامیابی کا اصل امتحان یہ نہیں ہوگا کہ موبائل ایپس کے ذریعے روزانہ کتنے ارب روپے کا لین دین ہوا، بلکہ یہ ہوگا کہ کیا یہ نظام ایک عام مزدور اور چھوٹے دکاندار کے لیے پہلے جیسا ہی قابل بھروسہ اور سستا رہ پاتا ہے یا نہیں۔ حقیقی ترقی وہی ہے جس کا پھل معاشرے کے آخری فرد تک بلا تفریق پہنچے، اگر ایسا نہیں تو پھر یہ ترقی نہیں، محض ایک نیا تجارتی جال ہے۔

ملک کی تعمیر، ترقی اور دفاع میں مسلم کردار

عفیف احسن

قومی یادداشت کا بھی ایک خاص انداز سے فراموش ہو جانا ایک المیہ ہے جو اکثر بدنیتی کی بنیاد پر نہیں بلکہ غفلت کے باعث پیش آتا ہے، جہاں ایسے نام وقت کی سست رو گرد تلے دب جاتے ہیں جو کبھی کسی گاؤں، کسی رجمنٹ، کسی لیبارٹری یا کسی کھیل کے میدان کے لیے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ ہندوستان کی تاریخ ایسے بے شمار ناموں سے بھری پڑی ہے، جن میں ایسے مسلمان بھی شامل ہیں جنہوں نے اس ملک کو تعمیر کرنے، اس کا دفاع کرنے اور اس کے لیے خواب دیکھنے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، کیونکہ یہ ملک جتنا کسی اور کا تھا اتنا ہی ان کا بھی تھا۔ اس داستان کا آغاز ایک ایسے سپاہی سے ہوتا ہے جسے ایک آسان راستہ چننے کی پیشکش کی گئی تھی لیکن اس نے اسے سختی سے مسترد کر دیا۔ جب انیس سو سینتالیس میں برصغیر کی تقسیم ہوئی اور اس کی اپنی بلوچ رجمنٹ نے نئی سرحد عبور کر کے دوسری طرف جانے کا فیصلہ کیا تو بریگیڈیئر محمد عثمان نے یہیں ہندوستان میں ہی رہنے کا ارادہ کیا۔ خود محمد علی جناح نے انہیں پاکستان جانے کی ترغیب دی لیکن عثمان نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا، اور پھر انہوں نے جموں و کشمیر میں قابض فورسز کے خلاف نوہرہ کو دوبارہ فتح کرنے کی شاندار قیادت کی، جس کے نتیجے میں وہ انیس سو سینتالیس کی جنگ میں دشمن کے مقابلے میں جام شہادت نوش کرنے والے ہندوستانی فوج کے سب سے اونچے عہدے کے افسر بنے اور ان کی اس گراں قدر قربانی پر انہیں مہاویر چکر سے نوازا گیا۔ دو دہائیوں کے بعد غازی پور کے ایک گاؤں کے درزی کے بیٹے عبدالحمید کا نام ابھرتا ہے جنہوں نے انیس سو پینسٹھ کی جنگ میں اسل اتر کے مقام پر گرینیڈیئرز کے کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار کی حیثیت سے پاکستانی فوج کے پٹن ٹینکوں کے ایک طوفان کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹ جانے کی لازوال مثال قائم کی۔ انہوں نے لڑائی کے دوران دشمن کے سات ٹینکوں کو تباہ کیا اور بالآخر مادر وطن کی راہ میں اپنی جان نچھاور کر دی، جس پر ہندوستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز پرم ویر چکر سے انہیں بعد از مرگ سرفراز کیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو کسی تماشائی کی داد یا تعریف کے لیے اپنی وفاداری کا مظاہرہ نہیں کر رہے تھے، بلکہ یہ ایسے انسان تھے جن کے لیے اپنے پاؤں کے نیچے کی مٹی اور تن پر سجی وردی بالکل ایک ہی حقیقت کے دو نام تھے۔ یہی بے لوث جذبہ ہندوستان کے علمی سفر اور سائنسی ترقی میں بھی پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں رہا ہے۔ جب سیٹلائٹ کا خلا میں روانہ ہونا قومی فخر کی علامت نہیں بنا تھا، تب بھی ذاکر حسین ایک بالکل الگ طرح کی فکری بنیاد رکھنے میں مصروف تھے۔ وہ گاندھی جی کی تحریکِ عدم تعاون کے دوران اپنی اعلیٰ تعلیم ادھوری چھوڑ کر باہر نکل آئے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، جہاں دو دہائیوں سے زائد عرصے تک وائس چانسلر کے طور پر خدمات انجام دینے کے بعد وہ ہندوستان کے پہلے مسلمان صدر کے منصب تک پہنچے۔ ان کا پختہ یقین تھا کہ کوئی بھی قوم اتنی ہی یقینی سے ایک ایک کلاس روم کی تعمیر سے بنتی ہے جتنی کہ وہ بٹالین کی تیاری سے بنتی ہے، اور ان کی اس بات کی صداقت سے انکار کرنا مشکل ہے۔ کئی دہائیوں کے بعد جب دو ہزار تیئیس میں چندریان تین نے چاند کے جنوبی قطب پر تاریخی قدم رکھا تو اس کے گائیڈنس سسٹمز پر برسوں محنت کرنے والے انجینئروں میں ثناء فیروز بھی شامل تھیں جو دو ہزار تیرہ سے موہالی کے اسرو مرکز میں اپنے شوہر اور ساتھی انجینئر یاسر عمار کے ساتھ مل کر کام کر رہی تھیں۔ ایک چھوٹے قصبے کی پرورش، ایک عام سی سرکاری نوکری اور چاند کی سرزمین پر تاریخی کامیابی: یہ بھی ہندوستان کی ایک ایسی ہی سچی اور خوبصورت مسلمان کہانی ہے جو شاذ و نادر ہی تذکروں کا حصہ بنتی ہے۔ ایسی کسی بھی داستان میں اس شخصیت کا ذکر کبھی ادھورا نہیں رہ سکتا جو تقریباً اپنی عاجزانہ فطرت کے برعکس ایک پوری نسل کے لیے ہندوستانی سائنس کا استعارہ بن گئے۔ اے پی جے عبدالکلام رامیشورم کے ایک کشتی بان کے گھر میں پیدا ہوئے، دفاعی اداروں اور اسرو میں محنت کی، اور ایس ایل وی تھری کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا جس نے ہندوستان کے پہلے سیٹلائٹ کو مدار میں پہنچایا، اور اس کے بعد وہ اگنی اور پرتھوی میزائل پروگراموں کے روح رواں بنے جنہوں نے ملک کو ایک ناقابل تسخیر دفاعی ٹیکنالوجی سے لیس کیا۔ انہوں نے یہی سادگی اور لگن صدارت کے منصب پر بھی برقرار رکھی جو انہوں نے دو ہزار دو سے دو ہزار سات تک سنبھالا، اور اس کے بعد کی پوری دہائی طلباء کے درمیان گزارتے ہوئے انہیں بغیر کسی خوف کے خواب دیکھنے کی تلقین کی۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ خواب وہ نہیں جو نیند میں دکھائی دیں بلکہ وہ ہیں جو آپ کو سونے ہی نہ دیں، اور انہوں نے اس قول پر حرف بہ حرف عمل بھی کیا کیونکہ ۲۰۱۵ میں ان کا وصال شیلانگ کے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے عین لیکچر کے دوران ہوا۔

ہاکی کے میدان میں ایک بالکل مختلف اور سحر انگیز شاعری دیکھنے کو ملتی ہے، جہاں بنارس سے تعلق رکھنے والے انڈین ریلوے کے ویلفیئر انسپکٹر محمد شاہد اپنی لاجواب اسٹک ورک کی بدولت جادوگر کہلائے کیونکہ وہ مخالف ٹیم کے دفاع کو اس مہارت سے چیرتے چلے جاتے تھے کہ سب دیکھتے رہ جاتے۔ وہ انیس سو اسی ماسکو اولمپکس میں گولڈ میڈل جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کا حصہ تھے اور بعد میں انہوں نے قومی ٹیم کی کپتانی بھی کی۔ ایک ایسے شخص کی تصویر دل میں اترتی ہے جسے ٹرینوں کا نظام درست رکھنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی مگر وہ میدان میں اترتا تو مخالف کھلاڑیوں کو یوں بے بس کر دیتا گویا وہ اپنی جگہ پر جم کر رہ گئے ہوں۔ کھیل کبھی کسی انسان کے مذہب سے پہلے اس کی صلاحیت کا تقاضا کرتا ہے، اور اس غیر جانبداری میں ایک ایسی سچائی پنہاں ہے جس سے دوسرے اداروں کو بھی بہت کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ سول انتظامیہ نے بھی خاموشی سے مسلمان افسران کی نسلوں کو اپنے اندر سمویا ہے جنہوں نے کسی بڑی نمائش کے بجائے حکمرانی کی مشکل اور خاموش راہ کو چنا، ضلعی ہیڈکوارٹرز میں فائلیں تیار کیں، ریونیو عدالتوں میں تنازعات کو سلجھایا اور ریاست کی اس چھوٹی مشینری کو چلایا جس کے بارے میں عام شہری اس وقت تک نہیں سوچتا جب تک وہ ناکام نہ ہو جائے۔ صنعت و تجارت کی دنیا میں اگر کسی ایک نام کی طرف نظر اٹھتی ہے تو وہ عظیم پریم جی کا ہے جنہوں نے بناسپتی تیل کے ایک معمولی کارخانے کو ہندوستان کے سب سے بڑے ٹیکنالوجی اداروں میں سے ایک وپرو میں تبدیل کر دیا، اور اپنی ذاتی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ تعلیم اور صحت عامہ کے فلاحی کاموں کے لیے وقف کر دیا جس کی مثال اس سے پہلے ملک میں شاذ و نادر ہی ملتی تھی۔ اس پورے پس منظر کو قبولیت کی کسی التجا یا شک و شبہات کے دفاع کے طور پر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ یہ صرف وہ تاریخی حقائق ہیں جو اس دھرتی پر رونما ہوئے۔ ایک بریگیڈیئر جس نے جناح کو انکار کر دیا۔ ایک حوالدار جو دشمن کے ٹینکوں کے سامنے سینہ سپر ہو گیا۔ ایک خاتون انجینئر جس نے ہندوستان کو چاند تک پہنچانے میں مدد کی۔ ایک ہاکی فارورڈ جس نے کھیل کو جادو بنا دیا۔ ایک وزیرِ تعلیم جو خواندگی کو ہی مزاحمت کی سب سے بڑی شکل سمجھتا تھا۔ ایک صنعت کار جس نے اپنی محنت سے بنائی گئی دولت قوم کے نام کر دی۔ ان کا ایمان اور عقیدہ کبھی ان کے لیے تذبذب کا شکار نہیں رہا کیونکہ انہوں نے کبھی اسے اپنے سامنے موجود فرض سے الگ نہیں سمجھا۔ اسلام نے ہمیشہ اپنے ماننے والوں کو اس زمین اور وہاں بسنے والے لوگوں کے لیے منافع بخش بننے، کنویں کھودنے، بیماروں کی تیمارداری کرنے، کمزوروں کا دفاع کرنے اور جہاں کہیں بھی علم ملے اسے حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ ان مردوں اور عورتوں نے بالکل یہی کچھ کیا، چاہے وہ لیبارٹریاں ہوں، محاذ ہوں، اسٹیڈیم ہوں یا کلاس رومز، اور آج جو ہندوستان اپنی پوری شان کے ساتھ کھڑا ہے وہ ان تمام لوگوں کا ایسا مقروض ہے جسے چکانے میں ہمیشہ احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ شاید اب اس کے لیے سب سے چھوٹا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ ان تمام روشن ناموں کو احترام کے ساتھ یاد رکھا جائے اور ان کی تقلید کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

۱۷ ستمبر: حیدرآباد۔کرناٹک کے زخم اور 1948 کا پولیس ایکشن!!!

شرف الدین سید 9342522346

تاریخ کے اوراق میں بعض دن جشن کے نہیں، غور و فکر کے لیے ہوتے ہیں۔ 17 ستمبر بھی حیدرآباد دکن کی تاریخ کا ایسا ہی ایک دن ہے۔ برصغیر کی آزادی کی تاریخ صرف 15 اگست 1947 سے شروع ہو کر ختم نہیں ہو جاتی۔ ہندوستان کی آزادی کے وقت برطانوی ہندوستان کے ساتھ سیکڑوں شاہی ریاستیں بھی موجود تھیں۔ Indian Independence Act 1947 کے تحت ان ریاستوں کے حکمرانوں کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان یا پاکستان سے الحاق کریں یا اپنی الگ حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ حیدرآباد دکن بھی انہی ریاستوں میں سے ایک تھا۔ ریاست حیدرآباد کے حکمران، ساتویں نظام میر عثمان علی خان آصف جاہ مسلمان تھے، جبکہ ریاست کی آبادی کی اکثریت ہندو تھی۔ اسی طرح جوناگڑھ اور کشمیر (راجہ ہندو اور مسلم رعایا کثیر الآباد) کی صورت حال بھی مختلف نوعیت کی تھی۔ تقسیم ہند کے بعد ان ریاستوں کا مسئلہ برصغیر کی سیاست کا ایک نہایت پیچیدہ باب بن گیا۔ حیدرآباد نے ہندوستان کے ساتھ فوری الحاق کے بجائے اپنی خودمختار حیثیت برقرار رکھنے کی کوشش کی۔ ہندوستان اور حیدرآباد کے درمیان ایک Standstill Agreement بھی ہوا، جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ موجودہ انتظامی صورت حال کچھ عرصے تک برقرار رہے اور دونوں جانب سے مستقبل کے تعلقات کے بارے میں بات چیت جاری رہے۔ لیکن تقسیم ہند کے ساتھ پورا خطہ پہلے ہی خونریزی، خوف اور بے یقینی کی لپیٹ میں تھا۔ ایسے ماحول میں حیدرآباد کے اندر بھی سیاسی کشمکش شدت اختیار کرتی گئی۔ ایک طرف ہندوستان کے ساتھ الحاق کی حامی تحریک تھی، جسے کانگریس کے مقامی رہنماؤں کی حمایت حاصل تھی، تو دوسری طرف نظام اپنی ریاست کی خودمختاری برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ اسی کشیدہ ماحول میں قاسم رضوی کی زیر قیادت رضاکاروں کی سرگرمیاں بھی بڑھیں۔ یہ فیصلہ بعد کے واقعات میں انتہائی متنازع ثابت ہوا۔ سیاسی اختلاف جب طاقت اور تشدد کی زبان اختیار کر لے تو سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں ہی کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اور پھر ستمبر 1948 آیا۔ ہندوستانی حکومت نے حیدرآباد کے خلاف فوجی کارروائی شروع کی جسے سرکاری طور پر Operation Polo کہا گیا۔ یہ کارروائی چند ہی دن جاری رہی اور بالآخر نظام نے ہندوستان سے الحاق قبول کر لیا۔ 17 ستمبر 1948 کو حیدرآباد کی سابقہ خودمختار حیثیت کا عملی طور پر خاتمہ ہو گیا اور ریاست ہندوستانی یونین کا حصہ بن گئی۔ لیکن تاریخ کا سوال صرف یہ نہیں کہ حیدرآباد ہندوستان میں شامل کیسے ہوا؟ زیادہ اہم سوال یہ بھی ہے کہ اس عمل کے دوران عام انسانوں کے ساتھ کیا ہوا؟ یہیں سے 17 ستمبر کی تاریخ کا سب سے دردناک باب شروع ہوتا ہے۔ حیدرآباد اور اس کے اطراف میں پولیس ایکشن سے پہلے بھی فرقہ وارانہ کشیدگی اور تشدد موجود تھا، لیکن فوجی کارروائی کے بعد مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر تشدد کے الزامات سامنے آئے۔ قتل، لوٹ مار، آتش زنی اور نقل مکانی کے واقعات نے ہزاروں خاندانوں کی زندگی اجاڑ دی۔ ان واقعات کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ خود ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے حالات کی تحقیقات کے لیے سندر لال بہوگنا کی قیادت میں ایک انکوائری کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی سے متعلق روایات اور بعد کی تحقیقات میں متاثرہ علاقوں میں ہونے والے قتل و غارت اور انسانی المیے کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم اس کمیٹی کی رپورٹ کی مکمل دستیابی اور اس کے بعض نتائج پر آج بھی تاریخی بحث جاری ہے۔ نامور مصنف اور مورخ اے جے نورانی نے اپنی تصنیف HYDERABAD DESTRUCTION میں حیدرآباد کے مختلف علاقوں خصوصاً عثمان آباد، لاتھور، ناندیڑ، بیڑ، گلبرگہ اور رائچور میں ہونے والے مبینہ قتل عام کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ ان کے مطابق پولس ایکشن کے بعد پیش آنے والے واقعات کو صرف فوجی کارروائی یا سیاسی انضمام کے عنوان سے دیکھنا اس دور کے انسانی المیے کو نظرانداز کرنا ہوگا۔ اس پورے دور کو سمجھنے کے لیے صرف ایک کتاب یا ایک مورخ کی رائے پر انحصار کافی نہیں۔ کے ایم منشی کی کتاب THE END OF ERA بھی اس زمانے کے حالات کو سمجھنے کے لیے اہم ماخذ ہے۔ حیدرآباد کا ہندوستانی وفاق میں انضمام محض ایک سادہ سیاسی واقعہ نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے پیچیدہ سیاسی، سماجی اور انسانی عوامل کارفرما تھے۔ حیدرآباد کے ان خونیں دنوں میں بڑی تعداد میں بے گناہ انسان مارے گئے اور ہزاروں خاندان متاثر ہوئے۔

یہاں ایک بنیادی اصول کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کسی علاقے میں ایک طبقے کے ہاتھوں دوسرے طبقے پر ظلم ہوا تو اس کی مذمت ضروری ہے۔ لیکن اگر ریاستی طاقت یا کسی مسلح گروہ کے ہاتھوں عام شہریوں کو نشانہ بنایا گیا تو اس کا دفاع کسی سیاسی دلیل سے نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ کو فرقہ وارانہ عینک سے دیکھنے کے بجائے انسانی آنکھ سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حیدرآباد کے ان واقعات کے حوالے سے کئی محققین نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ سرکاری سطح پر ہونے والی تحقیقات کے باوجود اس سانحے کی مکمل تصویر عوام کے سامنے کیوں نہ آ سکی؟ بعض رپورٹس اور بعد کی تحقیق میں ہلاکتوں کی تعداد سرکاری اعداد و شمار سے کہیں زیادہ بتائی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ 1948 کا حیدرآباد آج بھی مورخین کے لیے تحقیق کا موضوع ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ تاریخ کے ایسے ابواب اکثر سیاسی ضرورتوں کے مطابق یاد کیے جاتے ہیں۔ کہیں اسے "آزادی" کا دن کہا جاتا ہے، کہیں "انضمام" کا، کہیں "پولیس ایکشن" کا اور کہیں "فتح" کا دن۔ مگر جس گھر میں کسی کا بیٹا مارا گیا ہو، جس خاندان نے اپنا گھر چھوڑا ہو، جس عورت نے اپنے شوہر یا بچے کو کھویا ہو، اس کے لیے یہ دن کسی سیاسی اصطلاح کا نام نہیں ہوتا۔ وہ صرف ایک زخم ہوتا ہے۔

17 ستمبر کس کا جشن؟ یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ اگر 17 ستمبر کو لبریشن ڈے قرار دیا جاتا ہے تو اس کے بعد کے سیاسی اور انتظامی واقعات کو بھی اسی تاریخی تسلسل میں کیوں نہ دیکھا جائے؟ اور اگر 17 ستمبر کو یاد کرنا ہے تو کس انداز میں یاد کیا جائے؟ اگر اسے ہندوستانی اتحاد اور ریاستوں کے انضمام کے تناظر میں یاد کیا جائے تو اس تاریخی عمل کو سمجھنا ضروری ہے۔ لیکن اسے کسی مخصوص مذہبی طبقے کی شکست یا دوسرے طبقے کی فتح کے طور پر پیش کیا جائے تو یہ تاریخ کے ساتھ بھی ناانصافی ہے اور ان تمام مقتول انسانوں کے ساتھ بھی، جن کا کسی سیاسی فیصلے میں کوئی کردار نہیں تھا۔ حیدرآباد کا انضمام ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا حصہ ہے؛ لیکن حیدرآباد کے عام لوگوں کا خون بھی اسی تاریخ کا حصہ ہے۔ ایک قوم اس وقت بالغ ہوتی ہے جب وہ اپنی تاریخ کے صرف روشن صفحات نہیں پڑھتی بلکہ اپنے تاریک ابواب کا سامنا کرنے کا حوصلہ بھی رکھتی ہے۔ ہمیں 17 ستمبر کو جشن منانے سے پہلے ان قبروں کو بھی یاد کرنا چاہیے، جن پر کسی سیاسی پرچم کا رنگ نہیں تھا۔ حیدرآباد دکن کی تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ سیاسی فتح وقتی ہو سکتی ہے، مگر انسانی المیہ نسلوں تک زندہ رہتا ہے۔ تاریخ کا کام کسی ایک فریق کو ہمیشہ کے لیے مجرم اور دوسرے کو ہمیشہ کے لیے بے گناہ ثابت کرنا نہیں؛ تاریخ کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ مقتول کی شناخت مذہب سے نہیں، انسان ہونے سے کرے۔ 17 ستمبر کو اگر یاد کرنا ہے تو ضرور کریں مگر جشن سے پہلے ماتم، سیاست سے پہلے انسانیت اور دعوے سے پہلے سچائی کو جگہ دیں۔ کیونکہ خون سے لکھی ہوئی تاریخ کو نعروں سے نہیں، انصاف سے پڑھا جاتا ہے۔ ماضی کی کسی تاریخ کو یادگار بنانے کا مطلب یہ بھی ہے کہ ہم حال کا سامنا کریں۔ جیسے کلیان کرناٹک کو اب بھی بہتر تعلیم، روزگار، صحت کی دیکھ بھال، صنعتی سرمایہ کاری، آبپاشی، سڑکوں اور بنیادی ڈھانچے کی شدید ضرورت ہے۔ یہ وہ مسائل ہیں جو براہِ راست کسانوں، نوجوانوں اور عام خاندانوں کو متاثر کرتے ہیں۔ یہیں پر نئے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کی ذمہ داری اہم ہو جاتی ہے۔ اگر ان کی حکومت انتظامی رفتار کو برقرار رکھ سکے اور اسے خطے کی دیرینہ ضروریات پر مرکوز کر سکے، تو ستمبر کا ایک نیا مطلب اختیار کر سکتا ہے۔ یہ سالانہ موقع صرف تاریخ یاد کرنے کا نہیں بلکہ ترقی کی پیمائش کا بھی بن سکتا ہے۔ اصل امتحان تقریروں، تقریبات یا اعلانات کا نہیں بلکہ نتائج کا ہوگا۔ کلیان کرناٹک نے نسلوں سے اپنے ماضی کا بوجھ اٹھایا ہے۔ اسے اب مزید نسلوں تک درد کا، پسماندگی کا بوجھ نہیں اٹھانا چاہیے۔ اس لیے شیوکمار کے لیے ستمبر 17 صرف یادگاری تاریخ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ وہ تاریخ ہونی چاہیے جس کے خلاف ان کی حکومت کے کلیان کرناٹک کے تئیں عزم... اور خود ان کی کارکردگی... کو ناپا جائے۔

نہرِ سویز تک پہنچنے کا دروازہ باب المندب کیوں اہم ہے اور اس میں خلل سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

آبنائے باب المندب مشرقِ وسطیٰ اور عالمی سطح پر غیر معمولی سٹریٹجک اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ مصری نہرِ سویز تک پہنچنے کا دروازہ ہے۔ نہرِ سویز ایک بین الاقوامی آبی گزرگاہ ہے جو بحیرۂ احمر اور بحیرۂ روم کو آپس میں ملاتی ہے اور مشرق و مغرب کے درمیان مختصر ترین بحری تجارتی راستہ فراہم کرتی ہے۔ اسی لیے آبنائے باب المندب کی بندش یا یہاں جہازوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ نہرِ سویز اور یہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ آبنائے باب المندب بحیرۂ احمر کے جنوبی حصے میں واقع ہے اور جزیرہ نما عرب میں یمن کو افریقی ساحل پر واقع جبوتی اور اریٹیریا سے جدا کرتی ہے۔ یہ آبی گزرگاہ تقریباً 29 کلومیٹر چوڑی ہے، جس کی وجہ سے دونوں سمتوں میں بحری جہازوں کی آمد و رفت نسبتاً آسانی سے ممکن ہوتی ہے۔ یہ مشرق سے مغرب کی جانب سامان کی ترسیل کے لیے ایک اہم بحری راستہ بھی ہے، خصوصاً ایشیا سے یورپ جانے والی تجارت کے لیے جو نہرِ سویز کے ذریعے گزرتی ہے۔ افریقی اور جغرافیائی سیاسی امور پر تحقیق کرنے والے ڈاکٹر ریمنڈ قلتہ نے بی بی سی کو بتایا کہ 'میرے خیال میں باب المندب کی مکمل بندش اور خطرات کے باوجود جہاز رانی جاری رہنا، دونوں منظرناموں میں فرق ہے۔ تاہم دونوں صورتوں میں نہرِ سویز متاثر ہوتی ہے، لیکن اثرات کی شدت اور ان کے طریقۂ کار مختلف ہیں۔' وہ مزید کہتے ہیں کہ 'آبنائے باب المندب کی مکمل بندش عملی طور پر اس جنوبی دروازے کو بند کرنے کے مترادف ہے جس پر نہرِ سویز تک پہنچنے والی بحری آمد و رفت کا انحصار ہے کیونکہ نہرِ سویز کو بحیرۂ احمر اور باب المندب سے الگ ایک راہداری کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ یہ ایک پورے بحری نقل و حمل کے نظام کا حصہ ہے۔' یمن کے مغربی علاقوں میں حالیہ پیش قدمی کے دوران حوثی تنظیم انصار اللہ نے بحیرۂ احمر کے ساحل اور آبنائے باب المندب کے اطراف واقع متعدد سٹریٹجک مقامات پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ ان علاقوں میں مخا شہر اور بندرگاہ، حنیش جزائر، ساحلی قصبہ ذوباب اور آبنائے باب المندب کے وسط میں واقع جزیرہ میون شامل ہیں۔ یہ پیش رفت ان مقامات سے حکومت نواز یمنی افواج کے انخلا کے بعد سامنے آئی۔ حوثیوں کی اس پیش قدمی میں صوبہ تعز کے ساحلی علاقوں کی جانب جانے والے متعدد علاقوں اور رسدی گزرگاہوں پر کنٹرول حاصل کرنا بھی شامل تھا۔ حوثی مخا شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، جو بحیرۂ احمر کے قریب اور آبنائے باب المندب سے تقریباً 75 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہونے کے باعث غیر معمولی سٹریٹجک اہمیت رکھتا ہے۔ انھوں نے ذوباب کے علاقے تک بھی پیش قدمی کی، جو باب المندب آبنائے کے شمالی داخلی راستے کے قریب بحیرۂ احمر پر واقع ہے۔ یہ علاقہ فوجی اور سٹریٹجک اعتبار سے اس لیے اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ اس ساحلی شاہراہ پر واقع ہے جو مخا کو آبنائے باب المندب سے ملاتی ہے۔ آبنائے باب المندب کے عین وسط میں حوثیوں نے جزیرہ میون پر بھی قبضہ کر لیا ہے، جو باب المندب کو دو بحری گزرگاہوں یا جہاز رانی کے چینلز میں تقسیم کرتا ہے، ایک آنے اور ایک جانے والے جہازوں کے لیے۔ اس جزیرے کا منفرد محل وقوع اسے غیر معمولی طور پر اہم بناتا ہے کیونکہ جو فریق اس پر کنٹرول رکھتا ہے اسے آبنائے باب المندب سے گزرنے والی بین الاقوامی جہاز رانی کی نقل و حرکت کی نگرانی کے لیے ایک انتہائی مؤثر اور پیشگی نگرانی کا مرکز حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ علاقے یمن کے مغربی ساحل پر اپنے محل وقوع اور آبنائے باب المندب سے قربت کے باعث غیر معمولی سٹریٹجک اہمیت رکھتے ہیں۔ باب المندب دنیا کی اہم ترین بحری گزرگاہوں میں سے ایک ہے، جو بحیرۂ احمر کو خلیجِ عدن اور بحیرۂ عرب سے ملاتی ہے، اور نہرِ سویز کے ذریعے ایشیا اور یورپ کے درمیان ہونے والی عالمی سمندری تجارت کے بڑے حصے کی راہداری فراہم کرتی ہے۔ ڈاکٹر ریمنڈ قلتہ کا خیال ہے کہ 'یمن میں حالیہ دنوں میں ہونے والی زمینی پیش رفت، جس میں حوثیوں کا مخا پر قبضہ اور مغربی ساحلی پٹی پر ان کی پیش قدمی شامل ہے، ضروری نہیں کہ آبنائے باب المندب پر مکمل کنٹرول کے حصول کے مترادف ہو۔' وہ مزید کہتے ہیں 'یہاں سب سے اہم تبدیلی یہ ہے کہ خطرہ اب صرف یمنی ساحل سے جہازوں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت تک محدود نہیں رہا بلکہ ان جغرافیائی مقامات پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش سے جڑا ہے جو بحری آمد و رفت کے لیے ان کے خطرے کو مزید بڑھا دیتے ہیں۔' سات اعشاریہ چار ملین سے زیادہ بیرل تیل روزانہ آبنائے باب المندب سے گزرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایشیا سے یورپ جانے والی عالمی تجارت کا تقریباً 12 سے 15 فیصد حصہ اور یورپ کی مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی درآمدات کا تقریباً 25 فیصد حصہ بھی اسی آبی گزرگاہ سے گزرتا ہے۔ غزہ کی جنگ کے دوران گذشتہ برسوں میں آبنائے باب المندب سے گزرنے والے تجارتی جہازوں پر حوثیوں کے حملے بارہا دیکھنے میں آئے ہیں۔ حوثی گروپ ان حملوں کو 'غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں پر اسرائیلی حملوں کے ردِعمل' کے طور پر بیان کرتا رہا ہے۔ عرب اکیڈمی برائے سائنس، ٹیکنالوجی اور میری ٹائم ٹرانسپورٹ کے نمائندے اور بحری امور کے ماہر محمد عبدالسلام داؤد کے مطابق 'حوثی، جو اس وقت اس اہم آبی گذرگاہ پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، مشرق وسطیٰ میں ایران کے اتحادی ہیں۔ لہٰذا ایران انھیں امریکہ کے ساتھ اپنے بحران کو بین الاقوامی سطح تک پھیلانے اور آبنائے ہرمز میں جاری بحران کا عکس آبنائے باب المندب میں منتقل کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے۔' بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے داؤد نے کہا کہ 'آبنائے باب المندب توانائی کے شعبے، بین الاقوامی جہاز رانی اور ایشیا سے یورپ تک سامان اور تجارتی اشیا کی نقل و حمل کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ ایک انتہائی سٹریٹجک محل وقوع رکھتی ہے۔' (بی بی سی اردو)

نئی دہلی برکس سمٹ نے تنظیم کے مفاہمتی اور غیر تصادمی کردار کی توثیق کی

نئی دہلی۔16 ستمبر۔ ایم این این۔ بھارت کی میزبانی میں ہونے والی 18 ویں برکس سربراہی کانفرنس نے تنظیم کے اس بنیادی تصور کو مزید مضبوط کیا ہے کہ برکس کسی ملک یا مغربی دنیا کے خلاف اتحاد نہیں بلکہ گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی، عالمی اداروں میں اصلاحات اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کا پلیٹ فارم ہے۔ بھارت نے 2026 میں برکس کی صدارت سنبھالنے کے بعد آٹھ ماہ کے دوران 350 سے زائد اجلاسوں اور 22 وزارتی سطح کے شعبوں میں مذاکرات کی قیادت کی۔ رکن ممالک کے درمیان مغربی ایشیا سمیت متعدد عالمی معاملات پر واضح اختلافات کے باوجود نئی دہلی سمٹ میں اتفاق رائے سے 140 نکاتی دہلی اعلامیہ منظور کیا گیا۔ بھارت کی حکمت عملی ایسے مشترکہ نکات تلاش کرنے پر مرکوز رہی جنہیں کوئی رکن ملک مسترد نہ کرے۔ اس طریقہ کار کے تحت ممالک کو اپنے قومی مؤقف برقرار رکھنے کی گنجائش دیتے ہوئے عالمی حکمرانی میں اصلاحات، توانائی تحفظ، انسداد دہشت گردی، تجارت، ٹیکنالوجی اور ترقی جیسے معاملات پر اتفاق رائے پیدا کیا گیا۔ برکس اب 11 ممالک پر مشتمل ہے، جو مجموعی طور پر دنیا کی تقریباً نصف آبادی، عالمی جی ڈی پی کے لگ بھگ دو پانچویں حصے اور عالمی تجارت کے ایک چوتھائی سے زیادہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تنظیم کی توسیع نے اس کی عالمی اہمیت بڑھائی ہے، تاہم مختلف ممالک کے سیاسی اور اسٹریٹجک مفادات کے باعث داخلی اختلافات بھی زیادہ پیچیدہ ہوئے ہیں۔ بھارت نے یہ بھی واضح کیا کہ برکس ممالک کے درمیان مقامی کرنسیوں میں تجارت اور ادائیگیوں کا مقصد موجودہ عالمی مالیاتی نظام یا امریکی ڈالر کو تبدیل کرنا نہیں ہے۔ مختلف رکن ممالک پہلے ہی دوطرفہ سطح پر مقامی کرنسیوں میں لین دین کے انتظامات استعمال کر رہے ہیں۔ بھارت کی صدارت کے دوران 50 سے زائد عملی اقدامات سامنے آئے، جن میں تجارت، مالیات، توانائی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، زراعت، صحت، سائنسی تحقیق، جدت اور پائیدار ترقی شامل ہیں۔ اقوام متحدہ، آئی ایم ایف اور عالمی بینک جیسے اداروں میں اصلاحات اور ترقی پذیر ممالک کی زیادہ نمائندگی کا مطالبہ بھی دہلی اعلامیے کا اہم حصہ رہا۔

جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام دیول گھاٹ ضلع بلڈانہ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ وسیرت النبی ﷺ کا عظیم الشان اجلاس

مکاتبِ دینیہ کے استحکام، معلمین کی تربیت اور نسلِ نو کی دینی واخلاقی تربیت پر مولانا ندیم صدیقی، مفتی عفان منصور پوری، مفتی روشن قاسمی کا خطاب

بلڈانہ:16 ستمبر 2026 (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام جامعہ اسلامیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، اجنٹا روڈ، دیول گھاٹ، ضلع بلڈانہ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ وسیرت النبی ﷺ کا ایک عظیم الشان اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ وصدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا۔ اجلاس میں ملک کی معروف علمی و دینی شخصیت، نواسۂ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب، شیخ الحدیث وصدر المدرسین مدرسہ جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، صدر جمعیۃ علماء وصدر دینی تعلیمی بورڈ اتر پردیش نے بطور مقررِ خصوصی شرکت فرمائی اور سیرتِ طیبہ ﷺ اور دینی تعلیم کے مختلف اہم پہلوؤں پر خصوصی خطاب کیا۔ صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں مکاتبِ دینیہ کی اہمیت وضرورت، معلمین کی ذمہ داریاں، بچوں کی دینی واخلاقی تربیت، قرآن کریم کی تعلیم، نماز اور بنیادی عقائد و مسائل سے واقفیت، نئی نسل کے ایمان و کردار کی حفاظت اور موجودہ دور کے فتنوں کے خطرناکی اور اس کے نقصان دہ اثرات پر روشنی ڈالی ۔مقررِ خصوصی حضرت مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم و تربیت کے ذریعے ایسے افراد تیار فرمائے جنہوں نے دنیا میں ایمان، اخلاق، عدل، اخوت اور انسانیت کی عظیم مثال قائم کی۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آج کے دور میں بچوں اور نوجوانوں کو سیرتِ نبوی ﷺ سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مکاتب صرف بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ان کے ایمان، عقیدہ، عبادات، اخلاق، اسلامی تہذیب اور عملی زندگی کی بنیاد مضبوط کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ اجلاس میں مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ) مولانا ظل الرحمن صاحب (جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ) نے بطور تربیت کار اپنے قیمتی تجربات اور مفید رہنمائی سے شرکاء کو مستفید کیا، مولانا شریف صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ) نے اجلاس کی نگرانی فرمائی۔ تربیتی ورکشاپ کے دوران معلمین کو بچوں کی نفسیات کو سمجھنے، تدریس کے مؤثر طریقوں کو اختیار کرنے، شفقت وحکمت کے ساتھ تعلیم دینے، مکاتب کے نظام کو بہتر بنانے اور طلبہ میں دینی ذوق پیدا کرنے کے حوالے سے عملی رہنمائی فراہم کی گئی۔ اجلاس میں ضلع بھر سے جمعیۃ علماء عہدے داران و اراکین سمیت مولانا عبداللہ خان عارفی ملکاپور، مولانا عبدالعظیم مفتاحی، مفتی صدیق صاحب اشاعتی کھامگاؤں، حافظ مستقیم صاحب مہکر مولانا شعبان صاحب قاسمی، مولانا عمران صاحب کھامگاؤں، حافظ مختار خان صاحب، قاری محمد خالد عبید صاحب، ظہیر عباس سر صاحب بلڈانہ، حاجی شیخ رضوان صاحب لونار، مفتی جان محمد صاحب ملکاپور، مولانا نثار ندوی صاحب کھام گاؤں، حافظ شریف صاحب ناندورا، مولانا، مولانا الحاج محمد اشراق صاحب مولانا جنید رائے پوری مولانا شہزاد رحمانی صاحب، مولانا سمیر صاحب بلڈانہ مولانا ریاض خان مفتاحی، حافظ عبدالمتین انقلابی دیولگھاٹ و حافظ عابد و مولانا حبیب اشرفی شیگاؤں و دیگر شریک تھے مہمانوں کی ضیافت جمعیۃ علماء شہر دیولگھاٹ و نوجوانان دیولگھاٹ کی جانب سے کیا گیا، پروگرام کے لیے جامعہ ابوبکر صدیق دیولگھاٹ کے تمام اساتذہ وطلبہ نے انتھک محنت و کوششیں کی، اللہ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے۔

حضرت حافظ سید محمد علی الحسینی صاحب قبلہ کی سالگرہ کے ضمن میں

۱۷ رستمبر کو شہر گلبرگہ میں مختلف مقامات پر مفت طبی کیمپس

گلبرگہ 15 ستمبر (کے بی این ٹی نیوز) تقدس مآب حضرت ڈاکٹر حافظ سید محمد علی الحسینی صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، معزز چانسلر خواجہ بندہ نواز یونیورسٹی کی سالگرہ کے موقع پر 17 ستمبر 2026 کو صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک شہر کے مختلف مقامات پر مفت طبی معائنہ کیمپ اور صحت بیداری مہم کا انعقاد کیا جائیگا۔ یہ پروگرامس کے بی این یونیورسٹی کے انٹرنل کوالٹی ایشورنس سیل (آئی کیو اے سی) کے اقدام کے تحت فیکلٹی آف میڈیکل سائنسز کے شعبہ کمیونٹی میڈیسن کے تعاون سے منعقد ہوں گے۔ کیمپس کے دوران عوام کو مفت طبی مشورہ، آنکھوں کا مفت معائنہ، ادویات کی تقسیم، ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کی جانچ، خون عطیہ کیمپ، حاملہ خواتین کے طبی معائنے سمیت مختلف مفت طبی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ مفت طبی معائنہ کیمپ یو ایچ ٹی سی، خواجہ بازار کے علاوہ سونیا گاندھی کالونی میں مسجد دائی حلیمہ قمر کالونی میں نیہا اردو ہائر پرائمری اسکول اور ایم ایس کے مل کے مقام پر شاہ جیلانی شادی محل میں منعقد کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مختلف مقامات پر صحت سے متعلق بیداری پروگرام بھی منعقد ہوں گے، جن میں سی پی آر کی تربیت، ہاتھوں کی صفائی، دانتوں کی صفائی اور ماہواری کے دوران حفظان صحت سے متعلق صحت بیداری شامل ہے۔ خون عطیہ کیمپ یو ایچ ٹی سی، خواجہ بازار اور کے بی این اسپتال میں منعقد ہوگا، جبکہ حاملہ خواتین کے لیے صحت کا معائنہ کے بی این اسپتال میں کیا جائیگا۔ یونیورسٹی کے مطابق ان پروگرامس کا بنیادی مقصد عوام میں صحت کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، بیماریوں کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص کرنا اور ضرورت مند افراد کے لیے ضروری صحت خدمات کو آسانی سے دستیاب کرانا ہے۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار میر ولایت علی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ رواں سال سے ہر سال منعقد ہونے والے ان پروگرامس سے بھرپور استفادہ کریں اور مفت طبی خدمات اور صحت بیداری پروگراموں سے مستفید ہوں۔

محمد ندیم صاحب کے والد ماجد کے انتقال پر امارتِ شرعیہ میں تعزیتی نشست

(پریس ریلیز: پھلواری شریف:۱۶رستمبر) نہایت ہی دکھ وصدمے کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ امارتِ شرعیہ کے قدیم شرطی جناب محمد ندیم صاحب، خلیل پورہ، پھلواری شریف، پٹنہ کے والد ماجد طویل علالت کے بعد مورخہ 15 رستمبر 2026ء کو ربِّ ذوالجلال کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ؛ ان کے انتقال پر امارتِ شرعیہ میں ایک تعزیتی نشست زیرِ صدارت ناظمِ امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب منعقد ہوئی، جس میں ناظم صاحب نے ان کے وصال پر گہرے دکھ وصدمے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم نہایت ہی شریف، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا، اس موقع پر امارتِ شرعیہ کے دوسرے ذمہ دار علماء، اساتذہ، وزراء، کارکنان نے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ والد کا سایہ اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے اور اس سے محروم ہو جانا حرماں نصیبی ہے لیکن قضاو قدر کے فیصلوں پر راضی رہنا ایمان کی علامت ہے، غم کی اس گھڑی میں ہم سب لوگ جناب محمد ندیم صاحب اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر وثبات کی توفیق بخشے، پھر آخر میں نائب ناظمِ امارتِ شرعیہ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے مرحوم کے لیے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کرائی، اس تعزیتی نشست میں مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضیِ شریعت امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد احکام الحق قاسمی صاحب قائم مقام مفتی امارت شرعیہ، جناب مولانا منہاج عالم ندوی صاحب، جناب مولانا محمد شمیم اکرم رحمانی صاحب معاون قاضی امارت شرعیہ، جناب مولانا صابر حسین صاحب قاسمی، جناب امتیاز عالم صاحب نائب انچارج بیت المال، جناب محمد خبیب صاحب، مفتی عقیل اختر صاحب، مولانا محمد طارق رحمانی صاحب، و دیگر کارکنان امارت شرعیہ شریک رہے۔

راویر میں سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے خواتین کے لئے پُر اثر خطابِ عام

جلگاؤں:۱۶رستمبر (عقیل خان بیاولی): جماعتِ اسلامی ہند، راویر حلقہ خواتین اور گرلز اسلامک آرگنائزیشن (GIO) راویر یونٹ کے اشتراک سے "دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے" کے عنوان سے سیرت النبی ﷺ پر پُر اثر پروگرام منعقد ہوا، جس میں 237 خواتین وطالبات کے علاوہ بچوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز GIO کی رکن ضیاء بہن کی تلاوتِ قرآن پاک مع ترجمہ سے ہوا۔ مقامی ناظمہ نے افتتاحی کلمات میں پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کیے، جبکہ واجدہ باجی نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پیش کی۔ خصوصی خطاب ناظمۂ ضلع حلقۂ خواتین، جلگاؤں محترمہ نسرین باجی نے کیا۔ انہوں نے سیرتِ طیبہ کے روشن اور عملی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ پُرفتن دور میں رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت کو جاننا، سمجھنا اور اسے عملی زندگی میں اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے خواتین، طالبات اور بچوں کو اسوۂ حسنہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر GIO راویر یونٹ کی جانب سے منعقدہ مختلف مقابلوں کے کامیاب شرکاء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ الحیر اشیخ وسیم، مشراء فاطمہ، ماریہ کوثر اور ذکر فاطمہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ نظامت کے فرائض ماریہ کوثر نے انجام دیے، جبکہ فردوس باجی کی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کے کے اردو گرلز ہائی اسکول میں ہندی دیوس کی رنگارنگ تقریب

جلگاؤں:۱۶رستمبر (عقیل خان بیاولی): کے کے اردو گرلز ہائی اسکول وڈاکٹر شاہین قاضی جونیئر کالج میں 'ہندی دیوس' کے موقع پر تعلیمی وثقافتی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ آغاز عفیفہ شریف شیخ کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ طالبات نے ہندی زبان وادب کی اہمیت پر مدلل تقاریر پیش کرنے کے ساتھ گیت، دوہے، مکالمے اور ڈرامے پیش کیے، جبکہ محاوروں سے مزین منفرد تقاریر کے ذریعے ہندی زبان کی معنویت اور افادیت کو اجاگر کیا۔ صدرِ محفل تنویر جہاں شیخ نے طالبات کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہندی کو محض 'ہندی دیوس' تک محدود رکھنے کے بجائے روزمرہ گفتگو، مطالعے اور تحریر کا حصہ بنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہندی ملک کی گنگا جمنی تہذیب، باہمی اتحاد اور ثقافتی ورثے کی اہم علامت ہے۔ طالبات کو مادری زبان کے ساتھ ہندی اور دیگر زبانوں پر بھی دسترس حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ عملی زندگی کے مختلف چیلنجز کا اعتماد کے ساتھ سامنا کرسکیں۔ شعبۂ ہندی جونیئر کالج کی اسما شیخ نے خالص ہندی میں گفتگو کرتے ہوئے زبان کی باریکیوں سے طالبات کو روشناس کرایا، جبکہ تبریز شیخ نے ہندی زبان کی آسانیوں اور خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ شاہ ذاکر نے طالبات کی عمدہ کارکردگی اور پروگرام کے تنوع کو سراہتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔ نظامت ہفتم جماعت کی تسکین سید سلیم اور محریش مشتاق نے مؤثر انداز میں انجام دی۔

مالیگاؤں کی ترقی کے مطالبات کو لے کر نائب وزیر اعلیٰ سے وفد کی ملاقات

بھیونڈی:۱۶رستمبر (شارف انصاری):- مالیگاؤں شہر میں بنیادی سہولیات اور نوجوانوں کے لیے کھیلوں کی جدید سہولیات کی توسیع کے مطالبے کو لے کر ایک وفد نے مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ اور محکمہ اقلیتی ترقی کی وزیر سنیترا اجیت پوار سے ملاقات کی۔ وفد کی قیادت بھیونڈی این سی پی کے سابق شہر صدر خالد مختار شیخ 'گڈو' نے کی۔ ملاقات کے دوران مالیگاؤں شہر کے مختلف مسائل اور ترقیاتی تجاویز کو نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے تفصیل سے پیش کیا گیا۔ وفد کی جانب سے پیش کیے گئے مکتوب میں وزیر اعظم جن وکاس پروگرام (PMJVK) کے تحت مالیگاؤں میں تقریباً 08.102 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک جدید اسپورٹس کمپلیکس قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ وفد کے مطابق دس لاکھ سے زائد آبادی والے مالیگاؤں شہر میں نوجوانوں کے لیے مناسب اور جدید کھیلوں کی سہولیات کا فقدان ہے۔ ایسے میں مجوزہ اسپورٹس کمپلیکس کو ترجیحی بنیادوں پر منظوری ملنے سے شہر کے نوجوانوں کو کھیلوں کی تربیت اور مختلف مقابلوں میں شرکت کے لیے بہتر سہولیات دستیاب ہوسکتی ہیں۔ وفد میں ایڈووکیٹ مومن مجیب احمد سمیت دیگر نمائندے بھی موجود تھے۔ خالد مختار شیخ 'گڈو' نے مالیگاؤں سے متعلق مسائل کو نائب وزیر اعلیٰ کے سامنے رکھنے اور مجوزہ منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے کوششیں کیں۔ وفد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس تجویز پر مثبت اور جلد فیصلہ کیا جائے۔ ملاقات کے دوران بھیونڈی شہر کی ترقی سے متعلق بھی سیاسی اور مقامی سطح پر بحث تیز ہوگئی ہے۔ خالد مختار شیخ 'گڈو' کے مطابق بھیونڈی شہر کی ترقی سے متعلق ایک بڑے منصوبے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومت کی سطح پر جلد ہی بھیونڈی کے لیے ایک اہم ترقیاتی منصوبہ سامنے آسکتا ہے۔ تاہم بھیونڈی کے لیے مجوزہ منصوبے کی نوعیت، تخمینہ لاگت، متعلقہ محکمہ اور سرکاری منظوری سے متعلق تفصیلی معلومات فی الحال عوام کے سامنے نہیں آئی ہیں۔ اس لیے منصوبے کی باضابطہ منظوری اور سرکاری حکم نامہ جاری ہونے کے بعد ہی اس کی اصل نوعیت، لاگت اور شہر کو ہونے والے فوائد کا واضح اندازہ لگایا جاسکے گا۔ مالیگاؤں کے وفد کی نائب وزیر اعلیٰ سے ملاقات کو شہر کے ترقیاتی مطالبات کو حکومت کی اعلیٰ سطح تک پہنچانے کی ایک اہم کوشش قرار دیا جارہا ہے۔ اب توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ 102 کروڑ روپے کے اسپورٹس کمپلیکس کی تجویز پر حکومت کیا فیصلہ کرتی ہے اور بھیونڈی کے لیے زیرِ بحث ترقیاتی منصوبہ کب باضابطہ طور پر سامنے آتا ہے۔

کوئز مقابلے میں رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کی ٹیم اول، 28 اسکولی ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ، طالبات نے علمی صلاحیت اور حاضر جوابی کا شاندار مظاہرہ کیا

بھیونڈی:۱۶رستمبر (شارف انصاری): الفلق مکتب واسکول کے زیرِ اہتمام منعقدہ کوئز مقابلے میں رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی کی طالبات نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اول انعام حاصل کیا۔ مقابلے میں بھیونڈی کے مختلف اسکولوں کی 28 ٹیموں نے شرکت کی، جبکہ مقابلہ متعدد مراحل اور مختلف راؤنڈز پر مشتمل تھا۔ مقابلے کے دوران تمام ٹیموں کے درمیان سخت اور دلچسپ مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ رابعہ گرلز ہائی اسکول کی طالبات نے اپنی علمی قابلیت، حاضر جوابی، معلومات اور پُراعتماد اندازِ پیشکش کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کامیابی سے طالبات نے نہ صرف اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا بلکہ اپنے تعلیمی ادارے کا نام بھی روشن کیا۔ طالبات کی اس نمایاں کامیابی پر اسکول کی پرنسپل مومن تبسم نیاز، سپروائزر یاسمین شوکت اور تمام اساتذۂ کرام نے کامیاب طالبات اور ان کی انچارج ٹیچر کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر اساتذہ نے طالبات کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مستقبل میں بھی اسی جذبے کے ساتھ تعلیمی اور علمی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ رابعہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کی اس کامیابی پر بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے اعزازی سکریٹری ایڈووکیٹ خیف نیاز مومن، اسکول کے چیئرمین یوسف رمضان مومن، ایڈووکیٹ نیاز مومن، نائب صدر و چیئرمین کلچرل پروگرام، ڈاکٹر انیس مومن، خازن، سمیت دیگر عہدیداران اور انتظامیہ کے اراکین نے بھی کامیاب طالبات، انچارج ٹیچر، کلاس ٹیچر، سپروائزر اور پرنسپل کو مبارکباد پیش کی۔ انتظامیہ نے اس کامیابی کو ادارے میں جاری علمی، تعلیمی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا اہم ثمر قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ و طالبات کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے اس طرح کی سرگرمیاں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی۔

فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ کا روس کا تین روزہ دورہ شروع

نئی دہلی۔16 رستمبر۔ایم این این۔فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے بدھ کو روس کا تین روزہ سرکاری دورہ شروع کیا۔ اس دورے کا مقصد ہندوستان اور روس کے درمیان دیرینہ دفاعی شراکت داری اور فوجی تعاون کو مزید مضبوط کرنا ہے۔ وزارت دفاع کی جانب سے جاری بیان کے مطابق جنرل سیٹھ 16 سے 18 ستمبر تک روس کے دورے پر ہیں۔ دورے کے دوران فوج کے سربراہ کو روسی فوج کی جانب سے گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔ وہ ماسکو میں واقع 'نامعلوم سپاہی کی یادگار' پر شہید فوجیوں کو خراج عقیدت بھی پیش کریں گے۔ جنرل سیٹھ روسی بری افواج کے کمانڈر ان چیف کرنل جنرل آندرے نیکولائیوچ موردوویچیف کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔ اس میں پیشہ ورانہ فوجی تعاون اور تربیت سمیت مختلف معاملات شامل ہوں گے۔ یہ دورہ ہندوستان اور روس کے درمیان طویل عرصے سے جاری فوجی اور تکنیکی تعاون کے پس منظر میں ہو رہا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعلقات اب صرف خریدار اور فروخت کنندہ تک محدود نہیں رہے، بلکہ جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور نظام کی مشترکہ تحقیق، ترقی اور تیاری تک پھیل چکے ہیں۔ ماسکو میں جنرل سیٹھ نیشنل ڈیفنس کنٹرول سینٹر کا دورہ کریں گے اور روسی وزارت دفاع کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کریں گے۔ ان میں دفاعی صنعت اور خریداری کے امور دیکھنے والے نائب وزیر دفاع واسیلی سرگئیوچ اوسماکوف بھی شامل ہیں۔ وزارت دفاع کے مطابق ان ملاقاتوں سے دونوں ملکوں کو موجودہ فوجی پیش رفت پر اپنے خیالات کا تبادلہ کرنے اور دفاعی تعاون کو مزید بڑھانے کے امکانات تلاش کرنے کا موقع ملے گا۔ فوج کے سربراہ سینٹ پیٹرزبرگ بھی جائیں گے، جہاں وہ میخائیلوسکایا ملٹری آرٹلری اکیڈمی کا دورہ کریں گے اور اس کی قیادت اور فیکلٹی کے ارکان سے ملاقات کریں گے۔ وزارت دفاع نے کہا کہ یہ دورہ "مسلسل فوجی سفارت کاری اور فوج سے فوج کے درمیان رابطے کو دونوں ملکوں کی جانب سے دی جانے والی اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔" توقع ہے کہ جنرل سیٹھ کی ملاقاتوں سے دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تعاون مزید مضبوط ہوگا۔

بین الاقوامی یومِ انصاف کے موقع پر ہائی کورٹ کے ممتاز قانونی ماہرین کا تہنیتی اجلاس

حیدرآباد (پریس نوٹ) بین الاقوامی یومِ انصاف کے موقع پر تلنگانہ سٹیزنس کونسل کے زیرِ اہتمام تلنگانہ ہائی کورٹ کے احاطہ میں ممتاز قانونی ماہرین کی تہنیتی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر عوام میں انصاف کے تئیں شعور بیدار کرنے، متاثرین کے حقوق کے تحفظ اور انصاف کے حصول کے لیے جدوجہد کرنے والی قانونی شخصیات کو شال پوشی اور گل پوشی کے ذریعے تہنیت پیش کی گئی۔ تلنگانہ سٹیزنس کونسل کے ریاستی صدر ڈاکٹر راج نارائن مدیراج نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر سال 17 ستمبر کو بین الاقوامی یومِ انصاف منانے کا مقصد انصاف کو فروغ دینا، متاثرین کے حقوق کا تحفظ کرنا اور سماج میں انصاف کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ایک بے گناہ کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہیے' کا اصول ہی نظام انصاف کی بنیاد ہے۔ انہوں نے عوام کو اپنے حقوق سے واقف ہونے اور انصاف کے حصول کے لیے متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ تلنگانہ ہائی کورٹ کے گورنمنٹ پلیڈر اور ممتاز وکیل ایس ایل سرینواسلو گوڑ نے کہا کہ موجودہ دور میں نظام انصاف نے عام شہریوں کو انصاف کی فراہمی کے لیے متعدد قوانین اور قانونی سہولتیں فراہم کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ناانصافی کے خلاف جدوجہد جاری رکھنا اور تشدد وقتل و غارت گری کے متاثرین کو انصاف دلانا بھی انصاف کے بنیادی تقاضوں میں شامل ہے۔ انہوں نے عوام کو قانونی حقوق سے آگاہ کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اسوسی ایشن آف ساؤتھ انڈیا ایڈوکیٹس کے صدر اور ہائی کورٹ گورنمنٹ لیڈر سی ایس سمن نے کہا کہ بین الاقوامی یومِ انصاف منانے کا مقصد عوام میں انصاف کے بارے میں شعور بیدار کرنا، انہیں اپنے حقوق سے واقف کرانا اور انصاف کے حصول کے لیے متحدہ جدوجہد کی ترغیب دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرین کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی اور سماجی سطح پر مسلسل کوششیں ضروری ہیں۔ اس موقع پر گزشتہ 30 برسوں سے عوامی حقوق کے تحفظ اور عوام میں قانونی شعور بیدار کرنے کے لیے مسلسل خدمات انجام دینے والے تلنگانہ ہائی کورٹ کے گورنمنٹ پلیڈر و ممتاز وکیل ایس ایل سرینواسلو گوڑ کو تہنیت پیش کی گئی۔ 21 برسوں سے عوام کو ان کے قانونی حقوق کے تئیں بیدار کرنے والے تلنگانہ ہائی کورٹ کے پبلک پلیڈر ایس سمن اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر جی وجئے کماری کو بھی شال پوشی اور گل پوشی کے ذریعہ تہنیت پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ تقریب میں ہائی کورٹ کے ممتاز وکلاء سی ایچ سانگ سنگھ بابو، محمد اختر شریف، سی وی نرسمہلو، ادارے کے کوآرڈینیٹر جی وینوگوپال اور دیگر نے شرکت کی۔ شرکاء نے ایس ایل سرینواسلو گوڑ، ایس سمن اور جی وجئے کماری کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے عوامی حقوق کے تحفظ اور انصاف کی فراہمی کے لیے ان کی خدمات کی ستائش کی۔

عالمی سطح پر بھارت کا بڑھتا کردار، برکس اہم پلیٹ فارم بن گیا

نئی دہلی۔16 رستمبر۔ایم این این۔عالمی نظام میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے درمیان بھارت ایک اہم اقتصادی، سفارتی اور اسٹریٹجک قوت کے طور پر اپنا کردار بڑھا رہا ہے، جبکہ برکس نئی دہلی کے لیے گلوبل ساؤتھ کی آواز مضبوط کرنے اور بین الاقوامی تعاون کو آگے بڑھانے کا ایک اہم پلیٹ فارم بن کر ابھرا ہے۔ بھارت ایسے وقت میں عالمی سطح پر اپنی موجودگی بڑھا رہا ہے جب دنیا جغرافیائی سیاسی کشیدگی، اقتصادی غیر یقینی صورتحال، ٹیکنالوجی میں تیز رفتار تبدیلی اور دیگر عالمی چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔ نئی دہلی کی خارجہ پالیسی میں اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیا جارہا ہے۔ برکس میں بھارت کی اہم ترجیحات میں گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی مضبوط کرنا شامل ہے۔ بھارت کا مؤقف رہا ہے کہ اقوام متحدہ اور عالمی اقتصادی اداروں سمیت بین الاقوامی نظام کو موجودہ عالمی حقائق اور ترقی پذیر ممالک کے بڑھتے ہوئے کردار کی بہتر عکاسی کرنی چاہیے۔ بھارت کی بڑھتی ہوئی اقتصادی صلاحیت بھی اس کے عالمی کردار کو تقویت دے رہی ہے۔ ڈیجیٹل معیشت، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مینوفیکچرنگ، جدید ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے اور بڑی نوجوان آبادی کو بھارت کی اہم طاقتوں کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں، مالیاتی شمولیت اور ٹیکنالوجی پر مبنی عوامی خدمات میں بھارت کے تجربے نے برکس ممالک کے درمیان مصنوعی ذہانت، فن ٹیک، صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور پائیدار ترقی جیسے شعبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ تاہم برکس کے رکن ممالک کے سیاسی نظام، اقتصادی ترجیحات اور اسٹریٹجک مفادات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایسے میں تنظیم کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ اختلافات کے باوجود تجارت، توانائی، غذائی تحفظ، صحت، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی جیسے مشترکہ شعبوں میں عملی نتائج حاصل کر سکے۔ بھارت اپنی خارجہ پالیسی میں کسی ایک طاقت کے ساتھ مستقل صف بندی کے بجائے مختلف ممالک کے ساتھ باہمی مفادات کی بنیاد پر تعلقات استوار کرنے پر زور دیتا رہا ہے۔ یہی اسٹریٹجک خودمختاری نئی دہلی کو مختلف سیاسی اور اقتصادی گروپوں کے ساتھ بیک وقت تعاون کی گنجائش فراہم کرتی ہے۔ برکس 2026 کو اسی وسیع تر تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔ بھارت عالمی نظام میں محض شریک رہنے کے بجائے ترقی پذیر ممالک کی زیادہ نمائندگی، عملی بین الاقوامی تعاون اور اپنے ترقیاتی تجربات کے ذریعے عالمی مباحث کی تشکیل میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت کا بڑھتا ہوا عالمی اثر و رسوخ بالآخر اس کی داخلی اقتصادی ترقی، روزگار، جدید بنیادی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور عوامی خوشحالی سے بھی وابستہ رہے گا۔

ہندوستان۔فلپائن تعلقات میں نمایاں شدت دیکھی جارہی ہے: فلپائنی سفیر

نئی دہلی۔16 رستمبر۔ایم این این۔ہندوستان میں فلپائن کے سفیر جوسل ایف اگناسیو نے ہندوستانی کونسل آف ورلڈ افیئرز کی 25ویں سالگرہ کی تقریبات میں کہا کہ ہندوستان اور فلپائن نے گزشتہ دہائی کے دوران تعلقات میں نمایاں شدت دیکھی ہے، جس کے ساتھ یہ تعلقات گزشتہ سال ایک اسٹریٹیجک شراکت داری تک پہنچ گئے ہیں۔ منگل کو انڈین کونسل آف ورلڈ افیئرز (آئی سی ڈبلیو اے) کی سلور جوبلی تقریب کے اختتامی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے، اگناسیو نے کہا،" ہمارے تعلقات رسمی طور پر، سفارتی طور پر 77 سال پرانے ہیں... یہ واقعی تقریباً 10 سال پہلے کی بات ہے جس میں واضح شدت آئی... پچھلے سال، میرے صدر کے ریاستی دورے کے دوران، وزیر اعظم مودی کے درمیان میرے تعلقات کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا۔ انہوں نے کہا کہ فلپائن اب ہندوستان کو "عظیم باہمی اور اسٹریٹیجک اعتماد" کے شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے۔ محرک کا حصہ سخت خارجہ پالیسی کے مسائل اور سوالات بھی ہیں۔ اس لیے فلپائن کے لیے، ہم اب ہندوستان کو ایک عظیم باہمی اور اسٹریٹیجک اعتماد کے شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں... ہم مفادات کی واضح صف بندی دیکھتے ہیں، خاص طور پر فلپائن کے لیے، سمندری جگہ میں... ہم ہندوستان کو ایک ذمہ دار کھلاڑی، ایک ترجیحی سیکورٹی پارٹنر اور پہلے جواب دہندہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ فلپائنی بحری جہازوں کے لیے ہندوستان کی مدد پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا،" ہم نے خود اس کا احساس اس وقت کیا جب ہندوستان نے پچھلے دو سالوں کی غیر یقینی صورتحال کے درمیان وسیع تر بحر ہند میں فلپائنی بحری جہازوں کو بچانے کے لیے آیا" فلپائن کے ایلچی نے علم کے ذریعہ اور آسیان ممالک کے لیے ایک ماڈل کے طور پر ہندوستان کے کردار کو بھی اجاگر کیا" آسیان کے لیے، اور یقینی طور پر فلپائن کے لیے، ہندوستان بھی ایک ماڈل ہے، علم کا ایک ذریعہ ہے... ہم ہندوستان کو ایک قابل قدر شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں۔

دسمبر میں مراٹھوارہ سنی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ

ناندیڑ:۱۶ستمبر (راست): دارالعلوم غوثیہ رضویہ میں علمائے کرام کی اہم نشست حضرت مفتی محمد تراب الدین صاحب رضوی (صدر جماعت رضائے مصطفی ناندیڑ) کی دعوت پر آج بتاریخ 15 ستمبر 2026 بروز منگل بعد عشاء دارالعلوم غوثیہ رضویہ ناندیڑ میں علماء وآئمہ کرام اور مقتیان عظام کی ایک اہم نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مفتی تراب الدین صاحب رضوی نے اولا میٹنگ میں موجود تمام علماء وآئمہ کرام اور مقتیان عظام کی شرکت پر اظہار مسرت فرمایا ساتھ ہی میٹنگ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ۔حضرت نے اہل سنن کی شیرازہ بندی، وفروغ سنیت کی خاطر، دنیائے سنیت کی عبقری شخصیت، حضور قائد ملت ۔قاضی القضاة فی الھند کی سربراہی میں آل مراٹھوارہ سنی کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ اور خاکہ پیش کیا نیز موجود علماء وائمہ کی رائے لی جس پر سبھی نے خوشی ظاہر کی۔واضح ہوکہ اس ضمن میں 9 ستمبر بروز چہارشنبہ کو بھی احاطہ دارالعلوم میں ایک مختصر مشارتی نشست رکھی گئ تھی جس میں شہر کے علماء کے علاوہ بطور خاص نرسی، نائیگاوں سے حضرت مفتی اسلام صاحب مصباحی اور حضرت قاری شاہد رضا صاحب ومولانا محبوب صاحب نے شرکت کیا۔اور قدم بقدم ساتھ رہنے وہر ممکن تعاون کا اظہار فرمایا۔مجلس میں موجود بیشتر علماء نے دسمبر میں منعقد ہونے والی کانفرنس سے متعلق بے حد مفید مشورے دئے اور باہمی تعاون سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کا عزم ظاہر کیا۔ بالخصوص ۔مفتی مرتضی صاحب رضوی مصباحی۔مفتی منشاد احمد مصباحی صاحب ۔مفتی سید احمد علی رضوی مفتی رفیق صاحب برکاتی۔مفتی حافظ عبد العظیم صاحب رضوی مفتی عاشق علی صاحب، قاری عبدالقادر صاحب قاری عبدالرشید صاحب مولانا صادق صاحب مولانا جان محمد صاحب مولا شاہجہاں صاحب مولانا خواجہ علی صاحب مولانا ایوب صاحب مولانا عالم صاحب نے کانفرنس کی تمام تر ذمہ داریوں کو اپنے کاندھوں پر لیا بعدہ باتفاق آراء یہ طئے کیا گیا کہ ان شاءاللہ العزیز بہت جلد اسکے لئے حضور قائد ملت کے معتمد خاص حضرت سید عبدالصمد صاحب سے رابطہ کیا جائے ۔ساتھ ہی حضور غیاث ملت مدظلہ النورانی وممتاز الفقہاء حضور محدث کبیر دام ظلہ العالی اور دیگر عمائدین اہل سنن سے رابطے کئے جائیں اور چند ہی دنوں کے اندر اشتہار کے و دیگر ذرائع کا استعمال کیا جائے نیز اطراف واکناف اور تعلقہ جات سے میں کا طرح کام ہو اس پر آئندہ نشست میں غور وخوص کیا جائے گا۔اخیر میں صلوۃ وسلام اور نقیب اہل سنت حضرت مفتی تراب الدین صاحب رضوی کی دعاء پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا" ۔مجلس ان موقر علماء کے علاوہ حسب ذیل علماء وائمہ اور دیگر حضرات شریک رہے ۔حافظ سرفراز ۔حافظ فیروز ۔حافظ کامران حافظ واعظ حافظ مولی علی ۔مولانا اشفاق ۔حافظ عبد الصمد ۔مولانا عبدالحلیم حافظ شکیل ۔حافظ رضوان حافظ واعظ ۔مولانا خورشید بھی موجود تھے۔

ناندیڑ میں گھر میں چوری کا چند گھنٹوں میں پردہ فاش، ایک ملزم گرفتار

۳۶/ہزار ۷۰۰/روپے نقد اور پیلے دھات کے ۴۰/موتی سمیت ایک لاکھ ۳۸/ہزار روپے کا مال برآمد

ناندیڑ:۱۶ستمبر (نمائندہ): ناندیڑ کے گادی پورہ علاقے میں پیش آنے والی گھر میں چوری کی واردات کو اتوارہ پولیس کے جرائم تفتیشی دستے نے محض چند گھنٹوں میں حل کرتے ہوئے ایک مشتبہ ملزم کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے نقد رقم اور پیلے رنگ کی دھات کے 40 موتی سمیت مجموعی طور پر 1 لاکھ 38 ہزار 900 روپے کا مسروقہ مال برآمد کیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ وکرم سنگھ نارائن سنگھ ٹھاکر، عمر 42 سال، ساکن گنیش گلی، گادی پورہ، اتوارہ، ناندیڑ، 13 ستمبر 2026 کو کام کے سلسلے میں سیڈکو گئے ہوئے تھے۔اسی روز دوپہر کے وقت ان کی اہلیہ اور بچے بھی گھر کو تالا لگا کر بازار گئے تھے۔رات کو جب ان کی اہلیہ واپس آئیں تو گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا، جبکہ الماری کا سامان بکھرا پڑا تھا۔جانچ کے دوران معلوم ہوا کہ الماری سے سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم سمیت مجموعی طور پر 3 لاکھ 12 ہزار روپے کا سامان چوری ہوا ہے۔اس سلسلے میں اتوارہ پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 2026/303 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 331(4) اور 305(A) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔مقدمہ درج ہوتے ہی اعلیٰ پولیس افسران کی رہنمائی میں اتوارہ جرائم تفتیشی دستے نے فوری طور پر جائے واردات کا معائنہ کیا اور علاقے کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کا جائزہ لیا۔خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس کو شک ہوا کہ شکایت کنندہ کی ہی گلی میں رہنے والے کریانہ دکاندار دیپک سنگھ عرف پیوش جیون سنگھ ٹھاکر، عمر 22 سال، کی نقل وحرکت مشتبہ ہے۔ پولیس نے اسے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی۔ پولیس کے مطابق سخت پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے چوری کا اعتراف کیا۔ دو پنچوں کی موجودگی میں ملزم کے مکان کی دوسری منزل پر واقع اسٹور روم میں پلنگ کے نیچے چھپا کر رکھا گیا مال برآمد کیا گیا۔ برآمد شدہ سامان میں 36 ہزار 700 روپے نقد اور پیلے رنگ کی دھات کے 40 موتی شامل ہیں، جن کی مجموعی مالیت 1 لاکھ 38 ہزار 900 روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ واردات میں چوری کیے گئے باقی سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم کی برآمدگی کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کیا جارہا ہے کہ واردات میں کسی اور شخص کا ہاتھ تو نہیں تھا۔اس کے علاوہ ملزم نے اس نوعیت کی مزید کوئی گھر میں چوری کی واردات کی ہے یا نہیں، اس کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔ملزم کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد 17 ستمبر 2026 تک پولیس کسٹڈی ریمانڈ حاصل کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ ڈاکٹر نیلاب روہن کے احکامات پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گوروکی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ کارروائی میں اتوارہ پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر رامیشور کھنال، پولیس انسپکٹر کیلاسے، پولیس سب انسپکٹر جل بازی گائیکواڑ اور پولیس اہلکار مرزا اختر بیگ، بندوقلندر، سداشیوکدم، شیخ اسرائیل، ریوناتھ کورنولے، ہری پرتاپ سنگھ سکھی، ماروتی گیتے اور ساہے براؤ جگتاپ نے حصہ لیا۔

زمین کی خرید وفروخت کے نام پر جعلی دستاویزات تیار کرکے 11 کروڑ 85 لاکھ کی دھوکہ دہی

ناندیڑ میں معاملہ بے نقاب، وزیرآباد پولیس نے مرکزی ملزم کو گرفتار کرلیا

ناندیڑ:۱۶ستمبر (ورق تازہ نیوز): زمین کی خرید وفروخت کے نام پر جعلی سودے کی رسیدیں اور دیگر دستاویزات تیار کرکے تقریباً 11 کروڑ 85 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کیے جانے کا سنسنی خیز معاملہ ناندیڑ میں سامنے آیا ہے۔اس معاملے کے مرکزی ملزم راہل ناگوراؤ گائیکواڑ (عمر 38 سال، ساکن شیوارائے نگر، ناندیڑ) کو وزیرآباد پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔عدالت نے ملزم کو پولیس حراست میں بھیج دیا ہے۔اس معاملے کی شروعات 35 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کی شکایت سے ہوئی۔ ناندیڑ کے دیویندر شانتی لال شرما (عمر 39 سال) کی شکایت پر وزیرآباد پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 2026/226 درج کیا گیا۔ پولیس کے مطابق، موضع مینڈھلا تعلقہ اردھاپور میں واقع زرعی زمین کی جعلی سودے کی رسید تیار کرکے شکایت کنندہ سے 35 لاکھ روپے حاصل کیے گئے تھے۔معاملے کی تفتیش کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ زمین کی خرید وفروخت کے نام پر جعلی دستاویزات اور سودے کی رسیدوں کے ذریعے بڑے پیمانے پر مالی دھوکہ دہی کی گئی ہے۔مجموعی طور پر یہ رقم 11 کروڑ 85 لاکھ روپے تک پہنچنے کا انکشاف ہوا ہے۔وزیرآباد پولیس نے معاملے کی مزید تفتیش شروع کردی ہے اور ملزم سے دھوکہ دہی میں استعمال کیے گئے دستاویزات، دیگر افراد کی شمولیت اور مالی لین دین کے بارے میں پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

احتجاج میں شامل لوگوں کے گھروں پر نوٹس چسپاں

وردھا:۱۶ستمبر (نمائندہ): سیلو تعلقہ کے رائے پور میں شیر کے حملے میں کسان بھگوان چندر بھان دھوروے کی موت کے بعد گاؤں والوں کا مہلوک کے اہل خانہ کیلئے انصاف اور مناسب مدد کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج جاری ہے جبکہ اس احتجاج میں رکن پارلیمان امر کالے خود بھی گزشتہ چھ دنوں سے حصہ لے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ کسان بھگوان دھوروے کی موت کے بعد شروع ہونے والا یہ ٹھیا آندولن اب مزید جارحانہ ہوگیا ہے۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ بھگوان دھوروے کی آخری رسومات گزشتہ چھ دنوں سے ادا نہیں کی گئیں اور لاش اب بھی سیلو دیہی اسپتال کے مردہ خانے میں رکھی ہوئی ہے۔جنگلی جانوروں کے حملہ کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدام اور مالی امداد کا فیصلہ نہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے اہل خانہ اور گاؤں والوں نے لاش لینے سے انکار کردیا ہے۔اس دوران منگل کو رکن اسمبلی روہت پوار نے احتجاجی مقام کا دورہ کیا۔ روہت پوار کی موجودگی نے اس تحریک کو مزید تقویت بخشی۔گزشتہ چھ دنوں سے ضلعی انتظامیہ اور مظاہرین کے درمیان مطالبات پر بات چیت اور مذاکرات جاری ہیں۔تاہم ان مذاکرات سے مطلوبہ حل نہ نکلنے کی وجہ سے احتجاج اب جارحانہ شکل اختیار کرگیا ہے۔اس دوران جبکہ احتجاج جاری ہے، رات کے وقت انتظامیہ کی کارروائیوں سے گاؤں والوں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔گاؤں والوں نے الزام لگایا ہے کہ احتجاج میں شریک ہونے کی صورت میں کارروائی کی وارننگ کا نوٹس ان کے گھروں پر رات گئے چسپاں کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ بھگوان دھوروے کی شیر کے حملے میں موت کے بعد گاؤں والوں نے متوفی کے اہل خانہ کو مناسب امداد کے مطالبہ اور مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے کے ٹھوس اقدامات کے لئے گزشتہ کئی دنوں سے احتجاج کررہے ہیں۔تاہم الزام ہے کہ پیر کی رات رائے پور میں گاؤں والوں کے گھروں پر احتجاج میں شریک ہونے پر ان کے خلاف دفعہ ۱۶۸/کے تحت کارروائی کرنے کا نوٹس چسپاں کیا گیا ہے۔

ناندیڑ ضلع پولیس اور سٹی ٹریفک برانچ کی خصوصی مہم، خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی

ناندیڑ شہر میں فٹنس ختم ہوچکی 85 گاڑیاں ضبط، ڈرنک اینڈ ڈرائیو کے 10 معاملات سمیت 17 مقدمات درج

ناندیڑ:۱۶ستمبر (نمائندہ): ناندیڑ شہر اور ضلع میں ٹریفک نظام کو منظم، محفوظ اور رواں رکھنے کے ساتھ ساتھ سڑک حادثات پر قابو پانے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی رہنمائی میں سٹی ٹریفک برانچ، وزیرآباد، اتوارہ اور بھوکر پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی گئی۔اس مہم کے دوران ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی، فٹنس کی مدت ختم ہوچکی اور مسافروں کی زندگی کے لیے خطرہ بننے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔16 ستمبر 2026 کو صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک وزیرآباد اور اتوارہ سٹی ٹریفک برانچ کے پولیس افسران، اہلکاروں اور آر سی پی پلاٹون کی ٹیم نے شہر میں خصوصی ناکہ بندی کی۔اس دوران فٹنس سرٹیفکیٹ کی مدت ختم ہوچکی گاڑیوں اور غیر قانونی مسافر بردار گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 85 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔وزیرآباد سٹی ٹریفک برانچ نے 60 گاڑیوں کو تحویل میں لے کر پولیس ہیڈکوارٹر میں جمع کرایا، جبکہ اتوارہ سٹی ٹریفک برانچ نے 25 گاڑیاں ضبط کرکے پولیس ہیڈکوارٹر میں جمع کرائی ہیں۔ضبط کی گئی گاڑیوں میں آٹو، ٹاٹا میجک، ٹیمپو، کروزر، موٹر سائیکل سمیت دیگر گاڑیاں شامل ہیں۔ان تمام 85 گاڑیوں کے دستاویزات اور اجازت ناموں کی جانچ کے بعد ان کی رجسٹریشن اور پرمٹ معطل کرنے کے لیے آر ٹی او کو باضابطہ تجویز بھیجی گئی ہے۔بھوکر شہر اور اطراف کے شاہراہوں پر بڑھتی ٹریفک کی بھیڑ، حادثات کی بڑھتی تعداد اور ٹریفک قوانین کی مسلسل خلاف ورزیوں کے پیش نظر بھوکر پولیس اسٹیشن، علاقائی ٹرانسپورٹ دفتر (RTO) اور ہائی وے سیفٹی پولیس کی جانب سے مشترکہ طور پر دو روزہ خصوصی چیکنگ مہم چلائی گئی۔گزشتہ دو دنوں کے دوران اہم چوراہوں اور شاہراہوں پر ناکہ بندی کرکے 145 مشتبہ گاڑیوں کی مکمل جانچ کی گئی۔اس دوران ڈرائیونگ لائسنس نہ ہونا، غیر قانونی نقل وحمل، شراب پی کر گاڑی چلانا اور گاڑی کے ضروری دستاویزات موجود نہ ہونا جیسی سنگین خلاف ورزیاں سامنے آئیں۔ کارروائی کی تفصیلات: 1۔ جانچ کی گئی گاڑیوں کی تعداد: 145 ۔2۔ دفعہ 66/192 کے تحت کارروائی: موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت درست پرمٹ، فٹنس یا مقررہ شرائط کی خلاف ورزی کرنے والی 32 گاڑیوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔3۔ڈرنک اینڈ ڈرائیو: شراب پی کر گاڑی چلانے والے 10 ڈرائیوروں کے خلاف براہ راست کارروائی کی گئی، جن سے خود ان کی اور دوسروں کی جان کو خطرہ پیدا ہو رہا تھا۔ 4۔ عدالتی مقدمات: سنگین نوعیت کی ٹریفک خلاف ورزیوں کے مرتکب 17 گاڑی ڈرائیوروں کے خلاف عدالت میں مقدمات دائر کیے گئے ہیں۔5۔مشتبہ گاڑیاں ضبط: ایسی 12 گاڑیاں جن کے مالکان درست دستاویزات، رجسٹریشن نمبر یا ملکیت کا ثبوت پیش نہیں کر سکے، انہیں مزید تفتیش کے لیے بھوکر پولیس اسٹیشن میں جمع کرایا گیا ہے۔6۔ جرمانے کی وصولی: مختلف ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ڈرائیوروں سے موقع پر اور ای-چالان کے ذریعے مجموعی طور پر 1 لاکھ 10 ہزار روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن نے واضح کیا ہے کہ ضلع میں فٹنس کی مدت ختم ہوچکی یا کالعدم گاڑیوں کو سڑک پر چلانے، شراب پی کر گاڑی چلانے یا مقررہ گنجائش سے زیادہ مسافروں کو بٹھا کر نقل وحمل کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج کرکے گاڑیاں ضبط کی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ شہر اور دیہی علاقوں میں یہ خصوصی چیکنگ مہم مسلسل جاری رہے گی۔ انہوں نے تمام گاڑی مالکان سے ٹریفک قوانین کی پابندی کرنے اور پولیس انتظامیہ سے تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

محمد ایاز نے اپنی سریلی آواز سے ایک منفرد مقام بنایا: سلمان تاج پاٹل

سولاپور:۱۶ستمبر (نامہ نگار): سولاپور کے 'سرمنی' اور مہاراشٹر کے 'مہا گائیک' کا اعزاز پانے والے محمد ایاز نے مرکزی تفتیشی تربیتی ادارہ، حیدرآباد "بھاو سرگم" نامی ایک موسیقی وثقافتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کے دوران تلنگانہ کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (DGP) مہیش بھاگوت نے انہیں اعزاز سے نوازا۔تقریب میں موجود اہم شخصیات میں سلمان تاج پاٹل (ڈائریکٹر، CDTI حیدرآباد)، محترمہ چندا پنڈت (پرنسپل اکاؤنٹنٹ جنرل)، کیپٹن پاٹل (IPS، پنجاب)، یوگیش کمار (IPS، ناگپور)، ابھیے سونکر (IAS)، وویک دیش پانڈے (DCP)، ساگر کولی (CISF)، سچت جادھو (SVPNPA) اور وشال راجولے (ڈپٹی کمانڈنٹ) شامل تھے۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سینٹرل ڈیٹیکٹیو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، حیدرآباد کے ڈائریکٹر سلمان تاج پاٹل نے کہا کہ گلوکار محمد ایاز نے اپنی سریلی آواز کے ذریعے ہندوستانی موسیقی کی دنیا میں ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ایک نمایاں شناخت قائم کی ہے۔ محمد رفیع کی گائیکی کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے، انہوں نے موسیقی کی مختلف اصناف میں اپنی ایک الگ چھاپ چھوڑی ہے۔

نرسی نام دیو 11 کے وی سب اسٹیشن معاملہ میں مہاوترن کی انکوائری رپورٹ اعلیٰ افسران کو پیش

پربھنی :۱۶ستمبر (سید یوسف) مہاوترن انتظامیہ نے نرسی نام دیو کے 33 کے وی سب اسٹیشن پر اضافی بجلی کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے مجوزہ ہائی وولٹیج لائن اور 11 کے وی فیڈر کے کام میں بدعنوانی کے سلسلے میں ویراٹ راشٹریہ لوک منچ کونسل کی جانب سے اٹھائے گئے مطالبے کا نوٹس لیا ہے۔ اس ضمن میں ناندیڑ سرکل کے چیف انجینئر نے 15 ستمبر 2026 کو ناندیڑ میں واقع دفتر میں راجا رام مانے اور اے جی ایم ساتپوتے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، اور 17 ستمبر 2026 کو ہونے والی اجتماعی خود سوزی کی تحریک کو عارضی طور پر 02 اکتوبر 2026 تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔نرسی نام دیو میں بجلی کے نظام پر اضافی بجلی کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ہائی وولٹیج لائن اور 11 کے وی فیڈر کے کام کی منظوری دی گئی۔ تاہم بجٹ کے مطابق کام مکمل نہ ہونے کے باوجود ادائیگیاں نہ کر کے بڑے پیمانے پر کرپشن کی گئی اور حکومت کو مالی نقصان پہنچایا۔ اس ضمن میں ویراٹ راشٹریہ لوک منچ کونسل کے بانی صدر شیخ نعیم شیخ لعل نے معاملے کی جانچ اور تمام قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ 15 ستمبر 2026 کو مہاوترن کے چیف انجینئر کے دفتر سے جاری کردہ ایک لیٹر کے مطابق، یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس معاملے پر ایک کمیٹی کی رپورٹ موصول ہوئی ہے اور مزید کارروائی کی جارہی ہے۔اس پس منظر میں چیف انجینئر راجا رام مانے کے ساتھ بات چیت میں معاملے کی مزید کارروائی اور تحقیقات کے بارے میں جانکاری دی گئی۔اس موقع پر بانی صدر شیخ نعیم شیخ لعل، ڈائریکٹر شیخ نعمان نوید شیخ نعیم، ضلع صدر شیخ باسط، شہر صدر پٹھان ساجد خان، شہر سیکریٹری پٹھان معاذ خان اور یوتھ کارکن مدثر شیخ موجود تھے۔ چونکہ مہاوتارن انتظامیہ کی طرف سے تحقیقات اور مزید کارروائی جاری ہے، اس لیے ایجی ٹیشن کو 02 اکتوبر 2026 تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عیاں رہے کہ ویراٹ راشٹریہ لوک منچ کونسل نے ملوث تمام قصوروار افسران، ملازمین اور ٹھیکیداروں کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ برقرار رکھا ہے۔

سنجیو سونو نے گولی مار کر خودکشی کرلی

تعلیمی میدان میں اپنے منفرد مقام اور 'لاتور پیٹرن' کیلئے ریاست بھر میں معروف شہر لاتور سے ایک انتہائی افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے

لاتور:۱۶ستمبر (نمائندہ): تعلیمی میدان میں اپنے منفرد مقام اور 'لاتور پیٹرن' کیلئے ریاست بھر میں معروف شہر لاتور سے ایک انتہائی افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے۔شہر کے مشہور تعلیمی ادارے کے بانی سنجیو چندر بھانو سونو نے (۶۲) نے اپنے گھر میں سر پر گولی مار کر مبینہ طور پر خودکشی کرلی۔منگل کی صبح واقعہ سامنے آنے کے بعد لاتور کے تعلیمی اور سماجی حلقوں میں غم وتشویش کی لہر دوڑ گئی۔ان کے قریبی دوستوں کے مطابق نجی کوچنگ کلاسیز کے بڑھتے رجحان کے باعث کالجوں کی جانب طلبہ کا رجحان کم ہونے لگا تھا جس سے پیدا ہونے والی مایوسی اور ذہنی دباؤ اس انتہائی قدم کی ممکنہ وجہ ہوسکتی ہے۔سنجیو سونو نے لاتور شہر کے پدما نگر علاقے میں واقع اپنی رہائش گاہ میں مقیم تھے۔ان کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ دونوں اعلیٰ تعلیم یافتہ انجینئر ہیں اور بیرون ملک ملازمت کرتے ہیں۔ان کی اہلیہ بھی حال ہی میں بیٹی سے ملاقات کیلئے بیرون ملک گئی تھی جس کے باعث واقعے کے وقت سنجیو سونو نے گھر میں اکیلے تھے۔اسی دوران انہوں نے مبینہ طور پر خود کو گولی مارلی۔ پولیس فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچی اور پنچ نامہ سمیت دیگر قانونی کارروائی شروع کی۔بتایا گیا ہے کہ سنجیو سونو نے خودکشی سے قبل ایک تحریر لکھ کر چھوڑی تھی۔ پولیس نے یہ تحریر قبضے میں لے لی ہے۔تحریر میں مبینہ طور پر انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی خودکشی کیلئے کسی کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے اور پولیس اس معاملے کی تحقیقات نہ کرے۔تاہم پولیس اس معاملے کی تمام پہلوؤں سے باقاعدہ تفتیش کر رہی ہے۔ایک کامیاب تعلیمی ادارہ ساز نے آخر ایسا انتہائی قدم کیوں اٹھایا؟ یہ سوال اس وقت ہر کسی کے ذہن میں ہے۔تاہم ان کے دوستوں نے اس کے پس پردہ تعلیمی شعبے کی موجودہ صورتحال کو ایک اہم وجہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

طبی سامان کی قیمتوں پر تکارام منڈے نے اٹھایا سوال

ممبئی:۱۶ستمبر (ایجنسی): اسپتال میں علاج کے دوران مریض کے ہاتھ میں جو بل آتا ہے، اس میں کئی ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جن کی اصل خرید قیمت کا شاید ہی مریض کو علم ہوتا ہے۔اب مہاراشٹر کے آئی اے ایس افسر تکارام منڈے نے 'ایکس' پوسٹ کے ذریعے میڈیکل کنزیومیبلز (طبی استعمال کی اشیاء) کی قیمت اور ان کی تجارتی قیمت کے درمیان فرق پر سوال اٹھایا ہے۔انہوں نے مہاراشٹر میں کیے گئے ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 11.50 روپے کے آئی وی انفیوژن سیٹ کی ایم آر پی 325 روپے تھی۔ اسپتال کا بل دیکھتے وقت کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جس طبی سامان کی آپ ادائیگی کر رہے ہیں...ہسپتال نے اسے کتنے میں خریدا ہوگا؟ مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے کمشنر آئی اے ایس افسر تکارام منڈے نے یہی سوال اٹھایا ہے۔انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں مہاراشٹر کے اسپتالوں میں طبی استعمال کی اشیاء کے ایک سروے کا حوالہ دیا۔اس کے مطابق 5.11 روپے کی تجارتی قیمت والے ایک آئی وی انفیوژن سیٹ کے لیے مریض سے تقریباً 29 گنا زیادہ رقم وصول کی جاتی ہے۔صرف آئی وی سیٹ ہی نہیں تکارام منڈے کی پوسٹ میں 2 مزید مثالیں دی گئی ہیں۔6 روپے 75 پیسے میں خریدی گئی سرنج کی ایم آر پی 57 روپے 20 پیسے بتائی گئی اور 29 روپے 41 پیسے میں خریدے گئے کیتھیٹر کی ایم آر پی 310 روپے تھی۔یعنی ان 3 مثالوں میں تجارتی قیمت اور ایم آر پی کے درمیان بڑا فرق نظر آتا ہے۔جب آپ کسی میڈیکل اسٹور سے دوا خریدتے ہیں تو آپ کے پاس قیمت دیکھنے اور دوسرے برانڈ سے موازنہ کرنے کا اختیار ہوسکتا ہے لیکن اسپتال میں داخل مریض کی صورتحال مختلف ہوتی ہے۔ علاج کے دوران استعمال ہونے والے آئی وی سیٹ، سرنج یا کیتھیٹر کی قیمت کے لیے مریض عام طور پر نہ تو مختلف دکانوں پر جا کر قیمتیں تلاش کر سکتا ہے اور نہ ہی علاج کے دوران متبادل چیزوں کا موازنہ کرسکتا ہے۔سامان استعمال ہوتا ہے اور اس کا خرچ براہ راست اسپتال کے بل میں شامل ہو جاتا ہے۔یعنی جس شخص کی جیب سے رقم جارہی ہے، اسی کے پاس قیمت کی مکمل معلومات نہیں ہوتیں۔اب سوال یہ ہے کہ آخر کسی طبی استعمال کی چیز کی قیمت اتنی بڑھتی کیسے ہے؟ طبی سامان کی ایک مکمل سپلائی چین ہوتی ہے۔مینوفیکچرر سے سامان نکلتا ہے، پھر ڈسٹری بیوٹر اور سپلائر کے ذریعے اسپتال تک پہنچتا ہے۔ اس پورے عمل کے دوران قیمت تبدیل ہوتی رہتی ہے، لیکن آخر میں مریض کو صرف بل نظر آتا ہے۔اسے اکثر یہ معلومات نہیں ہوتی کہ اسپتال نے سامان کتنی قیمت میں خریدا اور بل میں کتنی قیمت درج کی گئی۔آئی اے ایس افسر تکارام منڈے نے اپنی پوسٹ میں طبی استعمال کی اشیاء کی قیمتوں کے ضابطے کا معاملہ بھی اٹھایا ہے۔ادویات کی قیمتوں کے لیے ڈرگز (پرائسز کنٹرول) آرڈر، 2013 کے تحت قیمتیں مقرر کرنے کا نظام موجود ہے۔ این پی پی اے یعنی نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی بھی ادویات کی قیمتوں کے ضابطے میں کردار ادا کرتی ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی